نمبر ۸۱-۸۲ | مورخہ ۱۷/۲۰ اپریل سنہ ۱۹۲۲ء | بروز دو شنبہ و جمعرات | مطابق ۱۸/۲۱ شعبان سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

چونکہ بتقریب مجلس شوریٰ دور و نزدیک سے بہت سے احباب ۱۴ اپریل کو تشریف لے آئے تھے۔ اسلئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ میں سورہ انعام کے گیارہویں رکوع کا درس ارشاد فرمایا اور پھر ۱۶ تاریخ کو بھی بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں اسی سورہ کے بارھویں رکوع کا درس فرمایا۔

۱۷- اپریل صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلف الرشید حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے حفظ قرآن ختم کیا۔ اسپر حافظ روشن علی صاحب نے اہالیان قادیان کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور مبارکباد عرض کی۔ صاحبزادہ صاحب موصوف کے حفظ قرآن کی تاریخ "نگی"۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

مجلس شوریٰ احمدیہ کا انعقاد

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس شوریٰ احمدیہ ۱۵-۱۶ اپریل کو بڑی کامیابی اور عمدگی سے منعقد ہوئی جسمیں نہایت اہم اور عظیم الشان مسائل طے کئے گئے ہیں۔ چونکہ ۱۵ تاریخ کو بعض نمائندگان جماعت کے آنے کی توقع تھی جو رات کی گاڑی پر بٹالہ اترنے والے تھے۔ اسلئے پہلے دن کا اجلاس بجائے ۷ بجے صبح کے ۹ بجے صبح رکھا گیا تاکہ اسدن آنیوالے احباب بھی شامل ہو سکیں۔ اگرچہ جیسا کہ چاہیئے تھا۔ دور و نزدیک کی تمام جماعتوں کے نمائندے نہ پہنچ سکے۔ تاہم ایک کافی تعداد میں حاضر تھے جنمیں بنگال، یو۔ پی اور پنجاب کے مختلف علاقہ جات کے اصحاب شامل تھے۔ مجلس مشاورت تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں منعقد ہوئی۔ جہاں داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا۔ جو نمائندوں کے لئے الگ تھا۔ اور وزیٹروں کیلئے علیحدہ جنہیں بالائی منزل کی گیلری میں بٹھایا جاتا تھا۔

۱۵ تاریخ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ۹ بجے کے قریب افتتاحی تقریر شروع فرمائی۔ جو ۱۲ بجے تک جاری رہی اسمیں حضور نے مجلس مشاورت کی ضرورت اور اہمیت طریق مشاورت۔ فوائد مشاورت اور مشورہ دینے کے متعلق ہدایات بیان فرمائیں۔ اور اسکے ساتھ اسلام نے مشاورت کا جو طریق رکھا ہے۔ اور جسپر رسول کریم اور آپکے خلفاء حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کا عمل ہے اسکی فضیلت انجمنوں اور کمیٹیوں کے طریق عمل پر ثابت کی۔ جنمیں کثرت رائے اور ووٹوں کے ذریعہ فیصلہ کیا جاتا ہے۔ اور وہ نقصانات بیان فرمائے جو کمیٹیوں میں دو پارٹیاں بنجانے اور اپنے اپنے حق میں رائے پیدا کرنے کی کوششوں سے پیدا ہوتے ہیں۔

اسکے بعد ان اہم امور کی تشریح فرمائی جنپر مجلس مشاورت میں غور و فکر کرنے کی ضرورت تھی۔ جنمیں مالی حالات اور جماعت کی تعلیم و تربیت اور ترقی کے متعلق بڑی تفصیل سے بیان فرمایا۔ یہ تقریر ۱۲ بجے ختم ہوئی۔ اور پھر ہر ایک صیغہ کے معاملات پر غور کرنے اور

اس کے متعلق تجاویز مرتب کرنے کے لئے الگ الگ سب کمیٹیاں مقرر کی گئیں۔ جن کے ممبر کام کی مناسبت کے لحاظ سے نمائندگان خود تجویز کرتے اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی منظوری سے منتخب ہوتے تھے۔ سب کمیٹی کی کارروائی قلمبند کرنے کے لئے اپنے میں سے کسی کو سکرٹری مقرر کرنے کا اختیار ممبروں کو تھا۔ اور پریذیڈنٹ صیغہ کا افسر مقرر کیا جاتا تھا۔

یہ سات سب کمیٹیاں تجویز کی گئیں۔ جن کے اجلاس ۴ بجے بعد دوپہر سکول کے مختلف کمروں میں شروع ہوئے۔ اور بعض کی کارروائی سوائے نماز کے وقفہ کے رات کے ۱۲ بجے تک مسلسل جاری رہی۔

دوسرے دن ۷ بجے اجلاس شروع ہوا۔ ابتدا میں حضرت خلیفۃ المسیح نے خلاصۃً ان امور کی طرف توجہ دلائی۔ جن کے متعلق مفصل تقریر پہلے دن فرما چکے تھے۔ اور جنہیں کسی معاملہ کے متعلق رائے دیتے وقت مدنظر رکھنا ضروری تھا۔ اس کے بعد حضور نے جماعتوں کے امیر مقرر کرنے کے متعلق مشورہ طلب فرمایا۔ اور پھر آئندہ مجلس شوریٰ کے منعقد کرنے کے وقت کے متعلق مشورہ ہوا۔ کہ کن ایام میں احباب آسانی کے ساتھ شامل ہو سکتے ہیں۔ اسکے بعد اس بات کے لئے کہ کس صیغہ کی سب کمیٹی کی تجاویز پہلے مشورہ کیلئے پیش ہوں۔ قرعہ اندازی کی گئی۔ جس پر صیغہ تالیف واشاعت کا نام پہلے نکلا۔ چوہدری فتح محمد صاحب نے بحیثیت ناظر تالیف واشاعت [illegible] سب کمیٹی کی تجاویز پڑھکر سنائیں۔ جو کمیٹی نے پہلے دن قرار دی تھیں۔ اور اس کے بعد ایک ایک تجویز اظہار رائے کے لئے پیش کی گئی۔ صیغہ تالیف واشاعت کی ایک دو تجویزوں پر ہی گفتگو ہوئی تھی۔ کہ یہ اجلاس ایک بجے کے قریب کھانے اور نماز کے لئے برخاست ہوا۔ اور پھر کھانا کھانے اور مسجد نور میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ظہر وعصر کی نماز جمع کر کے پڑھانے کے بعد ۲½ بجے دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ چونکہ ناظر صاحب تالیف واشاعت وقت مقررہ پر نہ پہنچ سکے۔ اس لئے صیغہ امور عامہ کی تجاویز خانصاحب ذوالفقار علی خاں صاحب ناظر امور عامہ کو پیش کرنے کیلئے کہا گیا۔ جنہوں نے اول منتخبہ کمیٹی کی رپورٹ سنائی۔ اور پھر ایک ایک تجویز اظہار رائے کے لئے پیش کی گئی۔ جس پر مختلف احباب اپنی اپنی رائے مدلل پیش کرتے اور حضرت خلیفۃ المسیح اس کا فیصلہ فرماتے جاتے تھے۔

اس صیغہ کے بعد صیغہ بیت المال کی سب کمیٹی کی رپورٹ مولوی عبدالمغنی صاحب ناظر بیت المال نے پڑھی۔ اور مالی معاملات کے متعلق جو تجاویز پیش ہوئیں ان پر گفتگو ہوئی۔ جس کے دوران میں بعض اوقات حضرت خلیفۃ المسیح ثانی بحث کو صحیح طریق پر جاری رکھنے کیلئے ہدایات فرماتے اور اظہار رائے کے لئے آسان اور مناسب طریق پیش فرماتے رہے۔ اس صیغہ کے متعلق ۷ بجے شام تک گفتگو جاری رہی۔ اور اس کے بعد جلسہ نماز اور کھانے کے لئے برخاست ہوا۔ مغرب اور عشاء کی نمازیں حضرت خلیفۃ المسیح نے مسجد نور میں جمع کر کے پڑھائیں۔ اور نماز کے بعد افسر صاحب لنگرخانہ نے اعلان فرمایا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد ہے۔ کہ اندرون قصبہ رہنے والے جو احباب مشاورت کیلئے مدعو ہیں۔ وہ بھی مہمانوں کے ساتھ ہائی سکول کے ڈائننگ ہال میں کھانا کھائیں۔

یہ اعلان اس لئے کیا گیا۔ کہ مجلس مشاورت کی کارروائی جلدی شروع کی جاسکے۔ کھانے کے بعد ۹ بجے رات اس دن کا تیسرا اجلاس شروع ہوا۔ جس میں پہلے صیغہ تعلیم وتربیت کی منتخبہ سب کمیٹی کی رپورٹ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے نے پیش فرمائی۔ اور ایک بار ساری رپورٹ پڑھنے کے بعد ایک ایک تجویز اظہار رائے کیلئے علیحدہ علیحدہ پیش ہوئی۔ جس پر احباب اپنی رائے دیتے رہے۔ اس صیغہ کے بعد لنگرخانہ کے متعلق میر محمد اسحٰق صاحب نے بحیثیت افسر لنگرخانہ منتخبہ کمیٹی کی رپورٹ پیش کی۔ اور مختلف معاملات پر گفتگو ہوئی۔ آخر اسی صیغہ کے متعلق گفتگو کے بعد رات کے سوا دو بجے دعا پر اجلاس ختم ہوا۔

[illegible] چندہ کی [illegible] وعدوں کا جو دوران مجلس میں ہوئے۔ اعلان کیا گیا۔ نیز ہر ایک انجمن کے ذمہ دو ماہ کے اندر مہیا کرنے کے لئے جس قدر چندہ خاص مقرر کیا گیا۔ وہ سنایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمائندوں کو چندہ کی وصولی کی خاص تحریک فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کہ وہ اپنا نمونہ بھی دوسروں کی تحریک کیلئے پیش کریں۔ اور اپنی جیب خاص سے اس وقت پانچ سو روپیہ مرحمت فرمانے کا اعلان فرمایا۔ سات سو روپیہ تبلیغ ازیں اسی سال حضور چندہ عام کے علاوہ مرحمت فرما چکے ہیں۔ گویا حضور نے ہماری چندہ کی علاوہ ۱۲ سو روپیہ اپنی طرف سے عنایت فرمایا۔

حضور نے اپنی آخری تقریر میں یہ بھی توقع ظاہر فرمائی کہ آئندہ ساری انجمنیں اپنے نمائندوں کو بھیجیں گی۔ اور آنے والے نمائندگان کو ہدایت فرمائی۔ کہ انہوں نے جو باتیں یہاں سنی ہیں۔ اور جو تجاویز یہاں پاس ہوئی ہیں۔ اپنی انجمنوں میں جا کر وہ احمدیوں کو سنائیں۔ ان کے ذہن نشین کریں اور ان پر عمل درآمد کرائیں۔ تاکہ مجلس مشاورت کا فائدہ مترتب ہو۔

مجلس مشاورت کا یہ مختصر سا خاکہ احباب کی آگاہی کیلئے شائع کیا جاتا ہے۔ جو تجاویز پیش ہو کر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی منظوری سے پاس ہوئیں وہ چونکہ بہت مفصل اور ایک ایک صیغہ کے متعلق کئی کئی ہیں۔ اس لئے وہ مجلس مشاورت کے سکرٹری صاحب کی طرف سے علیحدہ طور پر مرتب ہونگی۔ اور ذریعہ عمل درآمد کے لئے بھیجی جائیں گی۔ مجلس مشاورت میں ایک ریزولیوشن بٹالہ سے لیکر قادیان تک کی سڑک پختہ بنانے کے متعلق ڈسٹرکٹ بورڈ کو توجہ دلانے کیلئے بھی پاس ہوا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی تعلیم دینے کے متعلق ایک خاص اعلان فرمایا۔ جو ذیل میں سکرٹری صاحب مجلس مشاورت کی طرف سے شائع کیا جاتا ہے۔

قرآن کریم پڑھنے کے شائقین کیلئے مژدہ

مجلس مشاورت میں اس بات کے ذکر پر کہ بیرونی جماعتوں میں قرآن کریم کا درس دینے کا انتظام ہونا چاہئے۔ اور اس کام کیلئے وہ آدمی مقرر کئے جائیں جو علم قرآن سے واقف ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میں نے اپنے دل میں ایک اقرار کیا تھا۔ جسے بیان کرتا ہوں کہ حلق کی تکلیف کی وجہ سے درس دینا چھوٹا ہوا ہے۔ لیکن میرا ارادہ ہے۔ کہ اگر بیرونجات کے پچاس قابل آدمی تیار ہوں۔ یوں پچاس کی بھرتی نہ ہو۔ تو یا تو دو ماہ میں ورنہ ایک ماہ ہی میں سوائے کوئی خاص بات پیدا ہو جانے کے موجودہ تکلیف کی موجودگی میں بھی قرآن کریم ختم کرا دینے کا اقرار کرتا ہوں۔

اس کے متعلق اخبار میں اعلان کرنے کا ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا۔ اس میں اس قدر تخفیف اور بھی کر دیتا ہوں۔ کہ اگر تیس قابل آدمی بھی بیرونجات کے آمادہ ہوں۔ تو میں یہاں کے شامل کرنے جائینگے اور انہیں قرآن کریم پڑھانا شروع کر دونگا۔

چونکہ حضور نے احباب کی درخواست پر منظور فرما لیا ہے۔ کہ اگر تیس قابل آدمی بیرونجات کے آمادہ ہوں۔ تو تعلیم قرآن حضور شروع فرما دینگے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے جو احباب دو ماہ یا کم از کم ایک ماہ کے لئے یہاں آسکیں۔ وہ بہت جلدی اپنے ناموں سے اطلاع دیں۔ تاکہ حضور تعلیم قرآن کا یہ سلسلہ شروع فرما دیں۔

رحیم بخش سکرٹری انجمن مشاورت قادیان

اخبار کے متعلق اطلاع

باوجود مجلس مشاورت کی مصروفیت کے انتظام کیا گیا تھا۔ کہ اخبار کی اشاعت میں التوا واقع نہ ہو۔ لیکن پریس کی مشین کے بگڑ جانے کیوجہ سے ۱۷ تاریخ کا اخبار نہ چھپ سکا۔ اور ۲۰ تاریخ کا اخبار سولہ صفحہ کا شائع کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۱۷ - اپریل ۱۹۲۲ء

اشاعتِ اسلام میں مُسلمانوں کی رخنہ اندازیاں

"ایک باغیرت مُسلمان کے قلم سے" اخبار وکیل ۲۷ مارچ ۱۹۲۲ء میں بعنوان "تبلیغ اسلام اور اسلامی جماعتیں" ایک مضمون شائع ہُوا ہے۔ جسمیں یہ ثابت کرنے کے بعد کہ تمام دنیا کو ایک مرکز پر جمع کرنے کا مذہبی لحاظ سے دعویدار صرف اسلام ہی ہے۔ اور اسلام ہی وہ مذہب ہے۔ جس نے اپنے پیروؤں کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ ہر قوم ہر مذہب اور ہر ملک کے لوگوں کو دعوت اسلام دیں۔ اور اسلام کا حلقہ بگوش بنائیں اس بات پر اظہار افسوس کیا ہے کہ اسلامی فرقوں کی اس طرف توجہ نہیں ہے۔ اور اگر کسی جماعت کی توجہ ہے۔ اور وہ اس بارے میں کوشش کرتی ہے۔ تو دوسرے لوگ اس کے راستہ میں روڑے اٹکانے اور اس کے ذریعہ مُسلمان ہونے والوں کو مُرتد کرنے میں کوشاں رہتے ہیں ؎

اسوقت چونکہ سوائے احمدی جماعت کے اور کوئی ایسی جماعت نہیں ہے۔ جو تبلیغ اسلام کے نہایت اہم اسلامی فرض کو بجا لا رہی ہو۔ اسلئے مضمون نگار موصوف نے اپنے مندرجہ بالا بیان کی تائید میں یہ لکھنے کے بعد کہ "ہم واقعاتی پہلو دکھانے کے لئے ایک سچا واقعہ لکھتے ہیں"۔ حسب ذیل واقعہ بطور مکالمہ لکھا ہے:-

(پیرانہ سال مُسلمان) کیوں جی! آپ اس قدر عرصہ مسلمان رہ کر پھر کیوں بدل گئے۔ آپ تو ایسے نو مسلم تھے۔ کیونکہ آپ تحقیق کے بعد مشرف باسلام ہوئے تھے۔

(نو مسلم) ہاں میرے دل میں اب تک اسلام کی وجاہت اور صداقت کا خیال ہے۔ لیکن کچھ واقعات ہی اس قسم کے پیش آتے گئے۔ کہ مجھے بازگشت کرنی پڑی۔

(مُسلمان) وہ کیا فرمایئے تو۔

(نو مسلم) کچھ ضرورت نہیں۔

(مُسلمان) نہیں کچھ تو ہو۔

(نو مسلم) چونکہ میں فلاں فرقہ (نام ہی کیوں نہ لے دوں) احمدی فرقہ کے مولوی کے ہاتھ پر مُسلمان ہُوا تھا۔ اسواسطے دوسرے مُسلمانوں نے میرے اسلام پر جرح کی۔ اور کھلے طور پر بعض تعلیم یافتوں نے بھی مجھ سے کہا کہ اس فرقہ میں مُسلمان ہونے سے تمہارا اپنے آبائی مذہب پر ہی رہنا بہتر تھا ؎

(مُسلمان) بس اسی فقرہ پر بگڑ گئے۔ کسی دوسرے فرقہ میں ہو کر بھی تم مُسلمان رہ سکتے تھے

(نو مسلم) ہاں یہ تو ہو سکتا تھا۔ مگر ایک نے کہا ہو تو میں کچھ اور کرتا بھی۔ اجی بڑے بڑے معتقد پرانے مسلمانوں نے مجھے یوں ہی کہنا شروع کیا۔ میں سمجھا کہ بس میرا انتخاب اسلام سب سے غلط ہی تھا۔

(مُسلمان) بھلا ان لوگوں کے نام تو بتائے ہوتے۔

(نو مسلم) اس کی ضرورت کیا۔ کوئی بی اے۔ کوئی ایم اے کوئی مولوی۔ کوئی منشی۔ کوئی مُفتی۔ اگر اس کے ساتھ ہی یہ لوگ مجھے یوں بھی کہتے۔ کہ آؤ ہم تجھے صحیح اسلام کا راستہ دکھائیں۔ تو میں کچھ مزید بھی پوچھتا۔ مگر میں تو انکی چہ میگوئیوں سے واللہ گھبرا گیا۔ اور بوریا بندھنا اُٹھا چلتا بنا۔"

یہ واقعہ جو ایک ایسے مُسلمان کا بیان کردہ ہے جس کا ہمیں نام تک معلوم نہیں۔ جہاں بذات خود نہایت تکلیف دہ اور رنج افزا ہے۔ وہاں اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ ایک طرف اگر مسلمان تبلیغ اسلام کے اہم فرض کو ترک کر چکے ہیں۔ تو دوسری طرف انہیں یہ بھی گوارا نہیں کہ کوئی ایسی جماعت کھڑی ہو۔ جو اس فرض کو سرانجام دینے کا کام اپنے ہاتھ میں لے۔ کیونکہ اس کے راستہ میں روکاوٹیں ڈالنا اور انکی سعی کوشش کو روکنے کے لئے مُسلمان ہونے والوں کو مُرتد کرنا یہ اپنا فرض سمجھتے ہیں ؎

اگر ان لوگوں کے دل میں اسلام کی محبت ہوتی۔ اور اشاعت اسلام اپنا فرض سمجھتے۔ تو جماعت احمدیہ کی تبلیغی کوششوں میں روکاوٹ ڈالنے کی بجائے اپنے طور پر ہی اس فرض کو سرانجام دینے کی کوشش کرتے۔ اور غیر مذاہب کے لوگوں میں جن کا حلقہ بہت وسیع ہے۔ اسی اسلام کو پھیلاتے۔ جو ان کے نزدیک درست اور صحیح ہے۔ لیکن بات یہ ہے۔ کہ چونکہ یہ لوگ اسلام کی تعلیم سے خود بے بہرہ ہیں۔ اسلام کی خوبیوں اور صداقتوں کا خود انہیں علم نہیں۔ اور اپنے عقائد کے صحیح اور درست ہونے کا کوئی ثبوت نہیں رکھتے۔ اسلئے مخالفین اسلام کے سامنے کھڑے ہونے کی انہیں جرأت نہیں ہے۔ کیا وہ لوگ جو حضرت عیسٰے کو زندہ آسمان پر سمجھتے اور یقین رکھتے ہیں کہ وہ دوبارہ دنیا میں آکر مُسلمانوں کی اصلاح کرینگے۔ وہ کسی عیسائی کے سامنے کھڑے ہو کر رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سب سے افضل نبی اور آپ کی اُمت کو سب سے بہتر اُمت ثابت کر سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ ان کے پاس عیسائیوں کے اس اعتراض کا کوئی جواب نہیں۔ کہ اگر عیسٰی بھی ایک نبی تھا۔ اور محمد [illegible] تو اول الذکر کو کیوں خدا نے زندہ آسمان پر اُٹھا لیا۔ اور اب تک وہ آسمان پر بیٹھا ہے۔ اور مؤخر الذکر کو کیوں دنیا میں وفات دیدی۔ معلوم ہُوا عیسٰیؑ نبی نہ تھا۔ بلکہ خدا کا بیٹا تھا۔ کیونکہ اس سے خدا نے وہ سلوک کیا۔ اور اُسے وہ عزت دی۔ جو سب سے بڑے نبی کو بھی اس نے نہ دی۔ اور پھر اس نبی کی اُمت کی اصلاح کا کام بھی اسی کے سپرد کیا گیا۔

اسی طرح کیا وہ لوگ جو اسلام کی صداقت کا دارومدار پُرانی روایتوں اور گذشتہ واقعات پر سمجھتے ہیں۔ وہ ہندوؤں پر اسلام کی فضیلت ثابت کر سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ ہندو اپنے مذہب کے متعلق مُسلمانوں سے بھی بہت بڑھ چڑھ کر اس قسم کی باتیں بیان کر سکتے ہیں۔

پھر کیا وہ لوگ جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اب خدا تعالیٰ کسی سے کلام نہیں کرتا۔ خواہ کوئی اس کی اطاعت میں کتنی ترقی کرے۔ اور اس کا کیسا ہی فرمانبردار بندہ بن جائے۔ غیر مذاہب کے لوگوں پر اسلام کی کوئی خاص برتری ثابت کر سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ سب مذاہب والے یہ مانتے ہیں کہ ہمارے بزرگوں کے ساتھ خدا بولتا اور کلام کرتا رہا ہے

اگر مسلمانوں کے بزرگوں کے ساتھ کلام کرتا رہا ہے تو کیا ہوا ؟

غرض ان مسلمانوں کے پاس کوئی بھی ایسی بات نہیں ہے جس سے وہ غیر مذاہب کے لوگوں پر اسلام کی فضیلت اور صداقت ثابت کر سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ عوام تو الگ رہے ان کے بڑے بڑے مولوی اور جبہ پوش بھی اشاعت اسلام کا نام لینے کی جرأت نہیں کرتے اور نہ کر سکتے ہیں۔

پھر ان کی ابتی یہ حالت ہے کہ تعلیم اسلام سے اس قدر ناواقف اور حقیقت اسلام سے اتنے بے بہرہ ہیں۔ کہ دوسروں کا شکار ہو رہے ہیں۔ چنانچہ دہلی کا اخبار اثنا عشری اپنے تازہ پرچہ میں لکھتا ہے :۔

"عہد حاضرہ کے مسلمان دنیا میں جہاں جہاں بھی ہیں باستثنائے چند اکثر مذہبی میں اس درجہ کمزور ہیں۔ کہ دشمنان اسلام کا ادنیٰ اسا وار ان پر کارگر ہو جاتا ہے۔ اور وہ رفتہ رفتہ دیگر مذاہب میں جذب ہوتے چلے جا رہے ہیں۔" (یکم اپریل ۱۹۲۲ء)

کیا ایسے لوگ اشاعت اسلام کے لئے کھڑے ہو سکتے ہیں۔ کیا ان میں یہ ہمت ہے۔ کہ تبلیغ اسلام کے فرض کو ادا کر سکیں۔

اس کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ جو کہ صداقت اسلام کے زندہ نشانات اپنے پاس رکھتی ہے۔ اور ان تمام غلط عقائد سے بے زار ہے۔ جن سے اسلام پر دھبہ لگتا ہے اور صحیح اسلام کی حامل۔ اسلئے باوجود ایک قلیل اور کمزور جماعت ہونے کے نہ صرف نام کے مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بنا رہی ہے۔ بلکہ غیر مذاہب کے لوگوں میں بھی اشاعت اسلام کر رہی اور انہیں اسلام کے جھنڈے کے نیچے لا رہی ہے اور دنیا دیکھیگی۔ کہ یہی اور صرف یہی جماعت دنیا میں خدا کا نام بلند کرنے رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت ثابت کرنے اور اسلام کو اکناف عالم تک پہنچانے میں کامیاب ہوگی ۔

اخبار اثنا عشری نے جہاں مسلمانوں کی بے دینی اور لامذہبی کا رونا رویا ہے۔ وہاں ہماری تبلیغی کوششوں سے جل بھن کر یصدون عن سبیل اللہ کا ارتکاب کرنے والوں میں بھی شمولیت اختیار کی ہے۔ لیکن کیا مسلمان کہلانے والوں کے لئے یہ شرم کی بات نہیں ہے کہ وہ خود تو اشاعت اسلام کرنے سے رہے۔ ہمارے راستہ میں روکاوٹیں ڈالنے سے بھی باز نہیں رہتے۔ اگر ان میں ہمت ہے۔ جوش ہے۔ اور اصل اسلام انہی کے پاس ہے۔ تو اٹھیں۔ اور دنیا میں اپنے عقائد کو منوائیں یہ کیا بے ہودگی ہے۔ کہ نہ تو خود کچھ کرتے ہیں۔ اور نہ کرنے والوں کو کرنے دیتے ہیں۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ وہ نہیں چاہتے۔ کہ خدا کے منکر اور اس کے بے ادبی کرنے والوں کی تعداد میں کمی ہو۔ انھیں گوارا نہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہنے والے کم ہوں۔ انھیں پسند نہیں۔ کہ منکران خدا۔ خدا کے واحد کے پرستار بنیں۔ اور رسول کریم کو گالیاں دینے والے آپ پر درود اور صلوٰۃ بھیجیں۔ اسلئے وہ ہماری تبلیغی کوششوں میں روکاوٹیں ڈالتے اور ہمارے ذریعہ مسلمان ہونیوالوں کو مرتد کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

خدا تعالیٰ سے محبت رکھنے والے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا کا محبوب اور پیارا سمجھنے والے اصحاب سے ہماری گذارش ہے کہ وہ مسلمان کہلانے والوں کی اس روش پر غور کریں۔ اور دیکھیں کہ یہ لوگ اشاعت اسلام کے رستہ میں کس طرح روک بن رہے ہیں ۔

مُصلح ربانی کی ضرورت

دُنیا کی حالت روز بروز جس درجہ عبرتناک ہو رہی ہے۔ اور لیڈری کے مدعی اور راہنمائی کے دعویدار لوگوں کی ابتر اور دردناک حالت کا مداوا کرنے میں جس طرح ناکام ہو رہے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ لوگ خود ساختہ لیڈروں سے ناامید ہو کر کسی ایسے انسان کی راہ تاک رہے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کھڑا ہو۔ مسلمان بیچارے جو امام مہدی کی آمد کی آخری حد ۱۳۰۰ھ یقین کئے ہوئے ہیں۔ رسائی حال کی گھڑیاں گن گن کر گذار رہے ہیں۔ اور نہایت دردناک طریق سے حضرت عیسیٰ کی آمد کی التجائیں کر رہے ہیں۔ گو ان کی بے جا اور بے بنیاد امیدوں کا اس رنگ میں پورا ہونا جس طرح کہ وہ چاہتے ہیں قطعاً محال ہے۔ لیکن ان کے اضطراب بے چینی اور انتظار سے یہ تو ظاہر ہے کہ وہ اپنے درد کا علاج کسی ربانی مصلح کو ہی سمجھتے ہیں۔ اور اسی کے ذریعہ اپنی مرض کی شفایابی خیال کرتے ہیں ان کے علاوہ ہندوؤں کی بھی یہی حالت ہے۔ اور وہ بھی اپنی فلاح اسی میں خیال کرتے ہیں کہ کوئی کرشن اوتار آئے۔ اور انکی کشتی کو گرداب بلا سے پار کرے چنانچہ اخبار بندے ماترم اپنے ۹ اپریل کے پرچہ میں لکھتا ہے :۔

"ہے سمرلے کرشن اب پھر آپ کا اوتار ہو
دیوگن جے جے کریں۔ بھارت کا بیڑا پار ہو
پرماتما اب بہت نہ آزما۔ اپنے بندوں کی پکار سُنو"

کیا یہ اس امر کا ثبوت نہیں کہ ہندو اور مسلمان دنیاوی لیڈروں سے ناامید ہو کر اپنی کامیابی کسی فرستادہ خدا کے ذریعہ ہی سمجھتے ہیں لیکن افسوس اور رنج کا مقام یہ ہے کہ ہندوستان ہی میں خدا تعالیٰ نے جس شخص کو اپنا فرستادہ بنا کر بھیجا۔ جو مسلمانوں کیلئے مہدی۔ عیسائیوں کیلئے عیسیٰ اور ہندوؤں کے لئے کرشن بن کر آیا جسکی صداقت میں بیشمار نشان ظاہر ہوئے اسی قبول کرنے کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ اور اس کے دعاوی پر غور نہیں کیا جاتا ایسے لوگ یاد رکھیں کہ جس مرد خدا نے آنا تھا۔ آ گیا۔ اب ان کے لئے آسمان کا دروازہ نہیں کھولا جائیگا۔ انکی پکاریں جائیگی خواہ ساری عمر چلاتے رہیں۔ اب طریق فلاح صرف یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود کو قبول کریں ۔

ہندو عورتوں کی تصویریں آنا

ہندو عورتیں "اشنان" کرتے وقت جس احتیاط سے کام لیتی ہیں وہ انسانیت اور تہذیب کیلئے شرمناک دھبہ ہے۔ لیکن افسوس کہ ہندو صاحبان اس پر اظہار ناپسندیدگی کرنے کے باوجود اسکے انسداد کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ اور آئے دن ہندو اخبارات میں "اشنان" کرتی ہوئی ہندو عورتوں کو دیکھنے اور انکی تصویریں اتارنے کی شکایتیں چھپتی رہتی ہیں۔ اگرچہ اس قسم کی حرکات کا ارتکاب کرنیوالے اپنی حد درجہ کی بے شرمی کا ثبوت دیتے ہیں۔ مگر ان کے خلاف شور مچانے کی بجائے مفید اور محفوظ صورت یہ ہے۔ کہ عورتوں کو اسقدر آزادی نہ دیجائے اور احتیاط سکھائی جائے لیکن مشکل یہ ہے کہ ہندوؤں کی مذہبی روایات اور پردہ داری کے خلاف جذبات ان کیلئے رکاوٹ ہیں ہندو مندروں میں مرد و عورت کے مخصوص حالات کی جو تصاویر بنی ہوئی ہیں انہیں اگر زمانہ گذشتہ کے غیر مہذب لوگوں کی طرف بھی منسوب کر دیا جائے۔ تو اس کے متعلق کیا کہا جا سکتا ہے کہ آجکل بھی کرشن جی مہاراج کی تصویر ننگی عورتوں کے جھگھٹے میں چار چار پیسے کو بازاروں میں فروخت کیجاتی ہے ان کی زیارت کرنا ہندوؤں کے نزدیک ثواب کا کام ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(نوشتہ منشی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی)

(۳۰ مارچ ۱۹۲۲ء)

ستاروں کا علم مولوی غلام احمد صاحب اختر نے اپنے کچھ شعر سنانے کی اجازت چاہی۔ حضرت صاحب نے اجازت فرمائی۔ جس پر اختر صاحب نے کھڑے ہو کر کہا۔ کہ "بڈھا شاعر اور پر از اثر مشاعری"۔ پھر کہا کہ یہ حالات میرے نہیں ہیں۔ بلکہ کچھ آسمان پر رات گشت وشنید ہوئی تھی۔ وہ قلمبند کی گئی ہے۔

نظم میں علم نجوم کی بعض اصطلاحات تھیں۔ نظم کے خاتمہ پر حضرت صاحب نے مولوی صاحب سے فرمایا۔ ستاروں کے علم سے بھی آپ کو واقفیت ہے۔ مولوی صاحب نے جواب دیا۔ کہ نام کا ہی اختر ہوں۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا۔ ہم نے تو اس کے متعلق جو کچھ پڑھا ہے وہ انگریزی میں ہی پڑھا ہے۔ جو جدید تحقیقات کا علم ہے پورانا علم نہیں پڑھا۔ البتہ حضرت صاحب کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اس پورانے علم کو جانتے تھے۔

تاثرات نجوم ستاروں کے سعد اور نحس اور تاثیرات کے ذکر پر فرمایا۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ لوگ عام طور پر بات کو اسوقت سمجھ سکتے ہیں۔ جب وہ انتہائی مقام پر آجاوے۔ درمیانی حالت میں سمجھنا ہر ایک کا کام نہیں ہوتا۔ یہ علماء کا کام ہوتا ہے۔ خواہ دینی معاملہ ہو۔ خواہ دنیاوی۔ اسواسطے عوام اپنے سمجھنے کے واسطے اسکو انتہائی حالت پر لے جاتے ہیں۔ اور اپنی سمجھ کے مطابق کر لیتے ہیں۔ یہ جو ستارے ہیں یہ بھی اپنے اندر ایک تاثیر رکھتے ہیں لیکن اس کے بالمقابل اثر کو قبول کرنے کی استعداد جب تک موجود نہ ہو۔ وہ کسی کے حق میں سعد یا نحس نہیں ہو سکتے یہی وجہ ہے کہ انبیاء پر ان کی نحوست کا اثر نہیں ہوتا۔

دوائی بھی ایک تاثیر رکھتی ہے۔ اور روٹی کھانا اور سالن بھی اپنے اندر تاثیر رکھتے ہیں۔ اور ان سے صحت پر اثر پڑتا ہے۔ اب ایک معمولی سمجھ کا آدمی حیران ہوگا۔ کہ اگر روٹی اور کھانا وغیرہ بھی صحت پر اثر ڈالتے ہیں۔ تو پھر دوائی کیوں کھائی جاتی ہے۔ ایسا ہی یہ بھی سوال ہو سکتا ہے کہ جب جسم خود بخود اپنی کمی قوت کو پورا کر لیتا ہے۔ اور بیماری کی اصلاح کر لیتا ہے۔ تو پھر علاج کی کیا ضرورت ہے۔ بات اصل میں یہ ہے کہ اگر طبیعت بیماری پر غالب آجاوے۔ تو خود بخود بیماری مغلوب ہو کر دور ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی دوا اور غذا کے اثر کو بھی اگر طبیعت قبول کریگی۔ تو اس کا غلبہ ہو جاوے گا۔ اور بصورت دیگر مرض کا غلبہ ہو جاوے گا۔

بیماریوں میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ایک بیمار کے پاس دوا دی جاتی ہیں۔ ایک پر اسکا اثر ہو جاتا ہے۔ لیکن دوسرے پر نہیں ہوتا۔ یہ بھی غلط ہے۔ کہ کوئی بیماری اپنی ذات میں متعدی ہے۔ جب تک کسی میں اثر قبول کرنے کا مادہ نہ ہو۔ اسوقت تک متعدی بیماری کا اثر نہ ہوگا۔ چنانچہ ایک ڈاکٹر نے ہیضہ کے جرمز کی شیشی پی لی لیکن اس پر اثر نہ ہوا۔

صوفیاء کے کلام کی حقیقت فرمایا۔ علوم کی کنجی کو لوگوں نے ضائع کر دیا ہے۔ ہمیں تو حیرت ہی آتی ہے۔ کہ لوگ وحدت وجود کو کس طرح صوفیاء کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کی کتابوں میں ان خیالات کا اصل نہیں ملتا۔ فتوحات مکیہ میں دیکھا ہے۔ کہ کوئی باب نہیں۔ کہ جسمیں ان باتوں کا رد نہیں ہے۔ لیکن یہ بھی درست ہے۔ کہ کوئی باب ایسا بھی نہیں ہے۔ کہ جو عوام کو ابتلا میں نہ ڈالے۔ مجھے تو صوفیاء کے اس قسم کے کلام کی مثال یہی سوجھی ہے۔ کہ جس طرح جانور کو جگالی کرنے کی عادت ہے۔ کہ وہ کھائے ہوئے چارہ کو پیٹ سے نکالکر دوبارہ مزے لے لے کر چباتا ہے اسی طرح انسان کے اندر بھی یہ جگالی کرنے کی عادت ہے۔ کہ جب یہ کوئی علمی مزہ حاصل کرتا ہے۔ تو پھر بار بار اسکا ذکر کرکے دوہراتا اور اس کا لطف اٹھاتا ہے۔ اسی طرح صوفیاء بھی جب اللہ کے دربار سے ہو کر آتے ہیں۔ تو مجلس میں بار بار ان حالات کا ذکر کرکے مزے لیتے ہیں۔ اسی رنگ میں صوفیاء نے اپنے مذاق کے مطابق بعض نکات بیان کئے ہیں۔ لیکن ان کو یہ معلوم نہ تھا کہ کوئی زمانہ ایسا آنے والا ہے۔ کہ پریس کی وجہ سے ہماری کتابیں ہر اہل اور نااہل کے ہاتھوں میں جائینگی۔ جہاں ان مطالب اور کے اور نکالے جاوینگے۔ وہ تو یہی سمجھتے ہوں گے۔ کہ سوائے ہمارے خاص مریدوں کے کون پڑھے گا۔

سید عبدالقادر صاحب جیلانی کا ذکر خیر سید عبدالقادر کی کتابوں میں بہت کم ٹھوکر لگتی ہے۔ یہی وجہ ہے حضرت (مسیح موعودؑ) صاحب کو اگر اولیاء میں سے کسی کے ساتھ مشابہت دی گئی ہے۔ تو وہ سید عبدالقادر صاحب جیلانی ہی ہیں۔ ان کے الفاظ بہت محتاط ہیں وہ اپنے قلب کے جذبات کی باتیں بھی بہت کم بیان کرتے ہیں۔ ان کے بعد شاہ ولی اللہ صاحب کا درجہ ہے۔ ان کی کتابوں میں خاص بات یہ ہے۔ کہ کلام ذو معانی ہوتا ہے۔

مجدد کے اوصاف بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ حضرت صاحب نے مجدد کے جو اوصاف لکھے ہیں۔ کہ وہ ایسا ہوتا ہے۔ جیسا کہ تریاق القلوب کی فارسی نظم میں مذکور ہے۔ یہ سب اوصاف ہر ایک میں ہونے ضروری ہیں۔ حالانکہ ایسے موقع پر حضرت صاحب کی مراد اپنے آپ سے ہوتی ہے۔ ایسا ہی فتوحات مکیہ میں جو حالات اور مقامات لکھے ہیں۔ وہ دراصل انکے اپنے ہی حالات ہیں۔ جو مریدوں کو ترغیب دلاتے ہیں۔ کہ تم بھی آ لو۔

مولوی برہان الدین صاحب نے ایک رمال کو کس طرح سبق دیا نجومیوں اور رمالوں کے ذکر پر فرمایا۔

مولوی برہان الدین صاحب مرحوم جہلمی بڑے خوش طبع آدمی تھے۔ انہوں نے ایک واقعہ بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ ان کے محلہ میں ہرڑیوپو آیا۔ جو لوگوں کو انکی قسمت بتاتا پھرتا تھا۔ مولوی صاحب نے اس کا انسداد کرنا چاہا۔ اور ارادہ کیا۔ کہ کسی طرح اس کی کرکری کیجاوے تاکہ یہ آنا جانا چھوڑ دے۔ ایک دن مولوی صاحب جن کا قد و قامت زنانہ تھا۔ چادر اوڑھ کر بیٹھ گئے اور اسکو اپنا ہاتھ دکھا کر کہا کہ میری قسمت دیکھو کیسی ہے۔ ہرڑیوپو نے انہیں عورت سمجھکر کہا۔ کہ تیری قسمت بہت خراب ہے۔ تیرے خاوند نے

جو باہر گیا ہوا ہے - دوسری بیوی کر لی ہے - اور اب اسکا ارادہ واپس آنے کا نہیں ہے - انہوں نے رونی صورت بنا کر الحاح سے کہا - کہ پھر تو ہی کوئی تدبیر بتا - کہ اب میں کیا کروں - اور میری یہ گردش کس طرح دور ہو اس نے کچھ کپڑا وغیرہ مانگا - کہ یہ دیدو - تو جلدی آجائیگا ورنہ اس کا ارادہ آنے کا بالکل نہیں ہے - اسپر مولوی صاحب نے جھٹ منہ سے کپڑا ہٹا دیا - اور لمبی سی داڑھی دکھا کر اور اس کے ہاتھ کو مضبوط پکڑ کر کہنے لگے کہ کیا اب اسنے آنا ہی نہیں ہے یہ حالت دیکھکر وہ ہڑ بڑا گیا ایسا شرمندہ ہوا - کہ پھر کبھی اس محلہ میں نہ آیا - بلکہ خیال ہے - کہ اسنے اپنی ساری قوم میں اعلان کر دیا ہوگا - کہ کوئی ادھر نہ جائے - کیونکہ اس کے بعد پھر کوئی اس محلہ میں نہ آیا -

مولوی برہان الدین صاحب کی پہلی ملاقات

انہوں (مولوی برہان الدین صاحب) نے حضرت صاحب سے جو پہلی دفعہ ملاقات کی ہے - وہ بھی ایک لطیفہ ہی ہے - کہتے تھے - کہ میں قادیان میں آیا - لیکن حضرت صاحب گورداسپور گئے ہوئے تھے - میں گورداسپور گیا - جس مکان میں حضرت صاحب ٹھیرے ہوئے تھے - اسکے ایک طرف باغ تھا - حامد علی (مرحوم) دروازہ پر بیٹھا تھا - اس نے مجھے (مولوی صاحب کو) اندر جانے کی اجازت نہ دی - مگر میں باغ میں سے چھپ چھپ کر دروازہ تک پہنچ گیا - آہستگی سے دروازہ کھول کر جو دیکھا - تو حضرت صاحب ٹہل رہے تھے - اور جلدی جلدی لمبے لمبے قدم اٹھاتے تھے - میں جھٹ پیچھے کو مڑا - اور میں نے سمجھ لیا - کہ یہ شخص صادق ہے - جو جلدی جلدی ٹہل رہا ہے - ضرور اسکو کسی دور کی منزل پر ہی پہونچنا ہے - تب ہی تو یہ جلدی جلدی چل رہا ہے - وہابی ہو کر مولوی صاحب کا اس قسم کا خیال کرنا عجیب ہی بات ہے - ورنہ عموماً یہ لوگ خشک ہوتے ہیں -

---

اعلان حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے بندہ کی جگہہ ناظر اعلیٰ چودھری نصر اللہ خانصاحب کو مقرر فرمایا ہے

خاکسار شیر علی عفی عنہ

مولوی محمد علی صاحب سے گفتگو

عاجز بمعہ ملک عبد الصمد صاحب احمدی اور جمعدار نور محمد صاحب و جمعدار محمد خاں صاحب بیلٹن ۲۲/ ۶ پنجابیز حسب فرمائش ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب - مولوی محمد علی صاحب کی ملاقات کے لئے گیا - متنازعہ فیہ امور کے متعلق جو بات چیت عاجز کی مولوی صاحب سے ہوئی - اس کا ضروری حصہ سوال و جواب کے طور پر ذیل میں درج ہے

پہلا سوال نبوت کے متعلق

میں (غلام حسین) ہم ہر روز نماز میں جو درود شریف پڑھتے ہیں - اسمیں محمد رسول اللہ اور آپ کی آل کیلئے وہی صلوات اور برکات اللہ تعالیٰ سے طلب کرتے ہیں - جو ابراہیمؑ اور آل ابراہیم پر ہوئے - آپ کے نزدیک اان سے کیا مراد ہے ؟

مولوی محمد علی صاحب - آپ انسے کیا مراد لیتے ہیں

میں - عاجز نے جناب سے پوچھا ہے -

مولوی صاحب - اول آپ بتائیں - پیچھے میں بھی بتا دوں گا -

میں - آپ کے استفسار بے محل سے ظاہر ہے کہ آپ بجائے جواب دینے کے میرے پیش کردہ مطلب پر جرح کرنا چاہتے ہیں - ورنہ جواب سے پہلوتہی کرتے ہیں اور کونسی مصلحت مد نظر ہے - سنئے میرے نزدیک ماسوا دیگر انعامات الہیہ کے نبوت بھی مراد ہے -

مولوی صاحب - یہ آپ نے کہاں سے نکالا -

میں - قرآن کریم میں ارشاد ہے - جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا - افسوس کہ آپ نے میری ہی بات کی تصدیق کی - یعنی میرے مطلب پیش کردہ مطلب پر جرح - نہ کہ سوال کا جواب -

مولوی صاحب آپ کے فہم کے مطابق تو اسکا مطلب یہ ہوا کہ اے اللہ نبی بنا محمد اور آل محمد کو جیسا تو نے نبی بنایا ابراہیم اور آل ابراہیم کو - حالانکہ یہ بالبداہت غلط ہے

میں - یہ بھی میری ہی بات پر جرح ہے - نہ کہ جواب تاہم آپ کے اعتراض کا جواب دیتا ہوں - (۱) دعا اسی چیز کی مانگی جاتی ہے - جو حاصل نہ ہو - جب فریقین کے نزدیک رسول کریمؐ کو نبوت حاصل ہے - تو جو اعتراض آپ پیش کر رہے ہیں - وہ وارد نہیں ہو سکتا - آپ کی جرح کے مطابق تو کہنا پڑیگا کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کی دعا جو محمد رسول کریمؐ ہر رکعت نماز میں تا دم وصال مانگتے رہے - نہ آپ کو ہدایت نصیب ہوئی - اور نہ ہی منعم علیہم گروہ کے انعام سے مستفیض ہوئے - حالانکہ یہ بالبداہت باطل ہے - (۲) اس دعا کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ رسول اللہ کی نبوت کے رفعت عظمت - درجات عالیہ میں مزید ترقی عطا فرما - اور آل محمد صلعم سے کامل فرمانبردار - متقی - راستباز پیدا کر - اور صراط مستقیم پر قائم رکھ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ کہ جس قدر یہ پاکباز وں اور کامل فرمانبرداروں کا گروہ اعمال صالحہ کریگا - اسی قدر جناب رسالتمآب کی شان میں غیر محدود ترقی ہوگی اور یہ صاف بات ہے - کہ جس قدر کسی کمانڈر کی فوج اس کے حکم کی تعمیل کریگی - اسیقدر کمانڈر کی عزت اور علو درجہ کی تکمیل ہوگی - اسی لئے آل محمد کیلئے دعا مانگی جاتی ہے - کیا آپ بھی جواب کی تکلیف گوارا فرما دینگے -

مولوی صاحب - یہ بات آپ بطور اصول یاد رکھیں کہ نبوت دعا اور تکمیل کا نتیجہ نہیں ہوتی - بلکہ موہبت الہی کا نتیجہ ہوتی ہے - چونکہ یہ ایک دعا ہے - اسواسطے نبوت اسمیں شامل نہیں -

میں - افسوس کہ باوجود آپکو متواتر توجہ دلانے کے آپنے میرے سوال کا جواب نہیں دیا - کیونکہ آپ نے ظاہر نہیں فرمایا - کہ آخر ہم رسول کریم صلعم اور آپ کی آل کے لئے حضرت ابراہیم اور آپکی آل کے برکات اور صلوات جو مانگتے ہیں - اس سے کیا مراد ہے -

مولوی صاحب - حضرت ابراہیمؑ کی قبولیت عامہ اسقدر ہوئی - کہ مسلمان - یہود - عیسائی آپ کو مانتے اور آپ کی بزرگی کے معترف ہیں - صلوات اور برکات سے

سوائے نبوت کے باقی انعام مراد ہیں۔

میں - کیا آل ابراہیم کو نبوت کا انعام اللہ تعالیٰ نے نہیں دیا تھا؟

مولوی صاحب - آپ کو بطور اصول بتایا گیا ہے کہ نبوت دعا کا نتیجہ نہیں ہوتی ؛

میں - میرا سوال ابھی تک باقی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جو انعام آل ابراہیم پر ہوئے (جن میں نبوت جو جملہ انعامات الٰہیہ سے افضل انعام ہے) جب وہی انعام آل محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے طلب کرتے ہیں۔ جو خیر امت ہے۔ تو یہ اس کے لئے کیوں ممنوع ہوا۔ میرے نزدیک آپ کا جواب صحیح اس حالت میں تصور ہو سکتا ہے۔ جبکہ آل ابراہیم کے لئے نبوت کی نفی قرآن کریم سے ثابت کر دیں۔ ورنہ تضیع اوقات ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ نبوت دعا کا نتیجہ نہیں ہوتی۔ کیا صراط الذین انعمت علیہم کی تفسیر میں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے نبوت کو شامل نہیں فرمایا۔ اور کیا یہ دعا نہیں؟

نوٹ - عاجز نے کئی بامر مندرجہ ذیل استدلال قرآنیہ سے مولوی صاحب کے دعویٰ کا بطلان ظاہر کرنا چاہا۔ اور وہ کہنا چاہا کہ نبوت کے لئے دعا کرنا منع نہیں۔ مگر مختلف باتوں میں اسوقت پیش نہ کر سکا۔ وھو ہذا۔

مولوی صاحب قول فیصل کی طرف آیئے۔ اور ملاحظہ کیجئے پارہ اول - ابو الانبیاء حضرت ابراہیم درگاہ باری تعالیٰ میں دعا مانگتے ہیں ؛ ربنا وابعث فیہم رسولاً منہم یعنے اے رب ہمارے اس شہر میں رسول پیدا کر - اور امام احمد نے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول کریم نے کہ میں دعائے ابراہیم سے ہوں۔

(۲) اس دعا کا ذکر تورات میں بھی ملتا ہے۔ اور وہ یوں ہے کہ کتاب پیدائش باب ۱۷ ورس ۲۰ میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم کو فرماتا ہے۔ کہ اسمٰعیل کے حق میں میں نے تیری سنی دیکھ میں اسے برکت دونگا۔ برومند کرونگا۔ اور اس سے بارہ سردار پیدا ہونگے۔ میں اسے بڑی قوم بناؤنگا۔

(۳) خود مولوی محمد علی صاحب اپنی اردو تفسیر پارہ اول صفحہ ۱۲۱ پر اس مقام کے متعلق یوں تحریر فرماتے ہیں ؛ "حضرت ابراہیم کی اسی دعا کی طرف جو اس آیت میں مذکور ہے اشارہ کرتے ہوئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (انا دعوة ابی ابراہیم) میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں۔ یعنی اس دعا کی قبولیت میرے ذریعہ ظاہر ہوئی ہے" اس حوالہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ کس طرح بعض وقت اللہ ایک دعا کا اثر ہزار ہا سال بعد ظاہر کرتا ہے۔ اس میں یہ سبق ہے کہ دنیا کی بہبودی اور بہتری ایک دن کا کام نہیں بڑے کام ایک لمبے وقت کو چاہتے ہیں" کیا جناب نے اپنی تحریر سے اپنے اصول موضوعہ کی بیخ کنی نہیں کر دی۔ اور عاجز کے مدعا کو اپنی تفسیر میں ثابت نہیں کیا۔ فہو المراد ؛ عالی نے کیا خوب کہا ہے ؎

ہٹے پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل و نوید مسیحا

(۴) اور سنیئے۔ حضرت زکریا علیہ السلام دعا مانگتے ہیں۔ اے اللہ ایسا بیٹا عطا فرما۔ جو میری رسالت اور یعقوب کی رسالت کا وارث ہو۔ دیکھیں سورہ مریم - یرثنی ویرث من آل یعقوب - چونکہ حضرت زکریا سے پہلے یعقوب کی نسل سے اللہ تعالیٰ نے بہت سے نبی پیدا کئے حضرت زکریا نے دعا مانگی۔ کہ اے اللہ تو مجھ کو بھی فرزند عطا فرما۔ اور اس کو نبی بنا۔ تاکہ آل یعقوب کی اسکو پوری وراثت [illegible] انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی وراثت علم اور نبوت ہی ہوتی ہے۔ دعا کی قبولیت کی بشارت حضرت زکریا کو دی گئی۔ خفت الموالی سے ظاہر ہے کہ آپ کو وارثوں کا خوف تھا۔ میں کہتا ہوں۔ کہ جب وارث موجود تھے۔ تو پھر اور وارث کیلئے دعا کرنے میں کیا حکمت تھی۔ یہی کہ نبی ہو۔ اور موجودہ وارثوں سے یہ خوف تھا کہ وہ دین کو مٹا دینگے۔

قرآن کریم کے ان حوالوں سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ نبوت کے لئے دعا کرنی جائز اور قبولیت قرآن کریم سے ثابت ہے۔ اس سے آپ یہ نہ سمجھ لیں کہ میرے نزدیک نبوت اکتسابی ہے۔ میرا عقیدہ یہی ہے کہ نبوت وہبی ہے لیکن میری اور آپ کی نزاع یہ ہے۔ کہ آپکے نزدیک جیسا کہ آپنے ظاہر فرمایا ہے۔ دعا میں نبوت شامل نہیں میرا استدلال از روئے واقعات قرآن کریم یہ ہے کہ نبوت کے لئے دعا ابو الانبیاء حضرت ابراہیم اور زکریا علیہما السلام نے کی جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے منظور فرمائی لہٰذا آپ نے جو کہا ہے وہ صحیح نہیں۔ وہبی کا یہ مطلب تو نہیں کہ طلب ہی نہ کرو۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ نبوت کسی کا حق نہیں اس کا انتخاب اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے مگر اس کے لئے عرض کرنی کہاں سے ناجائز ثابت ہوتی ہے برخلاف اس کے طلب کرنے سے جس طرح ابو الانبیاء علیہ السلام کی دعا مقبول ہوئی۔ دعا کرنی ضروری ثابت ہوتی ہے۔ نہ کہ ممنوع۔

۲
دوسرا سوال
مخالفین مسیح موعودؑ کے متعلق۔

دوسرا سوال - سورہ فاتحہ سے جو تین گروہ ثابت ہوتے ہیں۔ آپ کے نزدیک حضرت مسیح موعود کے مکذب مکفر کس گروہ میں شامل ہیں ؛

مولوی صاحب! آپکے نزدیک حضرت صاحبزادہ صاحب کے مکفر اور مکذب کس گروہ میں داخل ہیں ؛

میں - پہلے سوال کے جواب میں جو آپ نے غلط راہ اختیار کی تھی۔ باوجود متواتر آپ کو توجہ دلانے کے آپ پھر اسی رستہ پر چل پڑے ہیں۔ کیا آپ مجھ پر سوال کر رہے ہیں۔ یا میرے سوال کا جواب دے رہے ہیں۔ آپ کو حضرت صاحبزادہ صاحب کے مکفروں اور مکذبوں سے کیا تعلق؟ یہ غلط مبحث ہے۔ میرے سوال کا جواب دیں۔

مولوی صاحب! حضرت مسیح موعود کے مکفر مغضوب علیہم میں شامل ہیں۔ مگر جو حضرت صاحب کو برا نہیں کہتے۔ گو آپ کے دعویٰ کی تصدیق نہ کی۔ اور نہ ہی برملا انکار کیا میں انکو مغضوب علیہم میں داخل نہیں سمجھتا۔

میں - پھر کس گروہ میں آپ انہیں داخل سمجھتے ہیں؟

مولوی صاحب - منعم علیہ گروہ کے نچلے درجہ میں۔

میں - حسب تصریح حقیقة الوحی صفحہ ۱۶۳ - جہاں حضرت صاحب نے فرمایا ہے - کہ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے خدا کے نزدیک ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔ آپکا فتویٰ حضرت صاحب کے فرمانے کے مطابق خدا کے نزدیک غلط اور صریح جھوٹ ہے۔

مولوی صاحب! کس موقع پر فرمایا ہے ؛

میں - کیا آپ جواب دے رہے ہیں یا سوال کر رہے ہیں

آپ کی اس بیہودگی سے صاف ظاہر ہے کہ آپ سیدھا جواب دینے سے عاجز اور معذور ہیں - ورنہ موقعہ اور محل کے استفسار سے آپ کا کیا مطلب؟ کیا یہ حقیقت الوحی میں نہیں ہے - اگر ہے اور ضرور ہے - تو آپ کیا اس کے برخلاف نہیں کہتے ہیں - سنئیے - ایک سائل کے جواب میں فرمایا ہے -

مولویصاحب - حضرت صاحب نے ایک اشتہار دیا تھا کہ جن لوگوں نے مجھ پر کفر کے فتوے لگائے ہیں - جو لوگ ان کے کفر پر مہریں لگا دیں - میں ان کو مسلمان سمجھ لونگا دیکھئے اس میں اپنا دعوےٰ پیش نہیں کیا -

میں - کیا آپ ان لوگوں کے ناموں کی فہرست دے سکتے ہیں - جنہوں نے حسب فرمایش حضرت مسیح موعود ایسا کیا ہے

مولویصاحب - نہیں -

تیسرا سوال
بالمقابل تفسیر نویسی کے متعلق

میں - آپ بمقابلہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کیوں تفسیر قرآن کے لئے میدان مقابلہ میں نہیں آئے - حالانکہ آپ کو بار بار چیلنج دئے گئے -

مولویصاحب - حضرت صاحبزادہ صاحب کہیں کہ وہ مامور ہونے کا دعویٰ کریں - تب میں مقابلہ کیلئے آؤنگا -

میں - اس کا جو تعلق میرے سوال کے ساتھ ہے - وہ میں نہیں سمجھ سکا -

مولوی صاحب - تحدی کرنا مامور کا کام ہے -

میں - جناب کا دعویٰ ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب غلطی پر ہیں اور ان کے نزدیک آپ نے صراط مستقیم سے انحراف کیا ہے - اس تصفیہ کے لئے جس کو علوم اور معارف قرآنیہ سے بڑی نسبت ہو گی - وہی مطہر او متقی ثابت ہوگا - لا یمسہ الا المطہرون حسب اصول قرآن کریم حضرت صاحبزادہ صاحب نے آپ کو دعوت دی - اور یہ ایسا معیار تھا کہ آئے دن کے جھگڑے ختم ہو جاتے - مگر افسوس! کہ آپ نے پہلو تہی کی -

مولوی صاحب - اس طرح بھی فیصلہ نہ ہو گا - آپ لوگ حضرت صاحبزادہ صاحب کو نہیں چھوڑینگے - اور میرے خیال میں مجھ سے بیزار نہیں ہونگے -

میں - پھر تو آپ کے خیال کے مطابق حضرت صاحب کی کتب متعددبارہ بھی عبث ثابت ہوئیں - اور حضرت مسیح موعود نے غلطی کی - نعوذ باللہ کہ مخالفین کو اس قسم کی دعوتیں دیں - مولوی صاحب مانا نہ مانا امر دیگر ہے - اور حجت ملزمہ قائم کرنا امر دیگر جس کو خدا وند کریم توفیق عطا فرمائے - وہی مان سکتا ہے - آپ مقابلہ میں آتے تو آپ کے سر سے بوجھ اتر جاتا -

مولوی صاحب - میں نے انگریزی میں تفسیر لکھی ہے اور اب بھی لکھ رہا ہوں اردو میں -

میں - کوٹھڑی میں تفسیریں جمع کر کے اور سامنے رکھکر تو انشاء اللہ تعالیٰ عاجز بھی تفسیر لکھ سکتا ہے - عبدالحکیم مرتد نے بھی تفسیر لکھی - مگر اس کا انجام آپ سے پوشیدہ نہیں -

چوتھا سوال
مباہلہ کے متعلق

میں - مباہلہ کے لئے ہی مرد میدان بنتے - اور مقابلہ کرتے

مولوی صاحب - میں ان صاحب کو مسلمان سمجھتا ہوں - اور ان کے لئے دعا کرتا ہوں - مگر وہ مجھ کو کافر سمجھتے ہیں -

میں - مثال - خالی - گدی نشین - محمودی گروہ وغیرہ وغیرہ کوئی گندہ لفظ نہیں - جو آپنے حضرت صاحبزادہ صاحب کیلئے استعمال نہ کیا ہو - پھر مباہلہ میں کیا روک تھی - کیا دعا کا آپ کو جو آٹھ سال سے تیاپ کر رہے ہیں - کوئی جواب بھی ملا ہے -

مولوی صاحب - جواب ملنا ضروری نہیں -

میں - اجیب دعوۃ الداع - لھم البشری فی الحیوۃ الدنیا کے مطابق مومنوں کو بشارتوں کا ملنا ضروری ہے - آخر اس قدر اہتمام کے ساتھ دعا اور جواب سے محروم رہنا آپ کے صافی قلب کی دلیل ضرور ہے - جس کا آپ اقرار کر رہے ہیں -

مولوی صاحب - جواب کا ملنا ضروری نہیں - حضرت صاحبزادہ صاحب نے مجھ کو منافق ثابت کرنے کے لئے ایک کتاب لکھی ہے -

میں - میرے خیال میں بالکل صحیح لکھا ہے - آپ میں منافقوں کے صفات پائے جاتے ہیں -

مولوی صاحب - تم بار بار ڈاکٹر ڈاکٹر باتیں کرتے ہو آپ پلٹن میں صوبہ دار ہیں - وہاں ایسا کر سکتے ہیں - مگر یہاں نہیں - میں اب زیادہ باتیں سننے کے لئے تیار نہیں ہوں - باتیں سچی ہیں - اس لئے آپ کو ناگوار معلوم ہوتی ہیں - آپ بے شک سننے کو تیار نہیں - مگر میرا کام سنانا ہے -

میں بالآخر آپ کو نصیحتاً کہتا ہوں کہ حق کی مخالفت چھوڑ دیں -

عاجز غلام حسین صوبہ دار پلٹن ۲۲/۱ پنجابیز چھاؤنی لاہور

تبلیغی سکرٹریوں کے لئے اعلان

متعدد بار سیکرٹریاں کو نام و کہ کے خطوط و کتابت اور ٹریکٹس اور سرکلروں کے ذریعہ سے التماس کی گئی ہے کہ وہ اپنے کام کی ہفتہ عشرہ یا پندرہ دن کے بعد رپورٹ دیا کریں - اور انھوں نے ہر دفعہ بھیجنے کے وعدے بھی کئے جن کی تعداد سو سے زیادہ ہے - مگر ابھی تک پورے ہفتہ میں ۲۰ فیصدی بھی نہیں آتیں -

اسلئے میں اخبار کے ذریعہ مقرر شدہ سکرٹریان تبلیغ سے مطالبہ کرتا ہوں - اور مقامی انجمنوں اور ان کے امیروں اور پریزیڈنٹوں سے التماس کرتا ہوں کہ وہ بھی ان سے مطالبہ کریں - کہ آئندہ اپنی تبلیغی کوششوں کے متعلق صیغہ تالیف و اشاعت کو باقاعدہ اطلاع دیا کریں -

زین العابدین ولی اللہ شاہ - قادیان

الفضل کے خاص معاون

خان بہادر محمد عبدالحق صاحب آنریری مجسٹریٹ پیلی بھیت نے جو قبل ازیں متعدد خریدار بنا چکے ہیں - اکٹھے دو معزز اصحاب کو اخبار کے سالانہ خریدار بنا کر ان کا پیشگی چندہ ارسال فرمایا ہے - جس کا ہم خاص طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں - اور دوسرے احباب کیلئے انھیں بطور نمونہ پیش کر کے گذارش کرتے [illegible]

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

یا الٰہی فضل فرما

خدا کے لئے ایک دفعہ ضرور پڑھ لو

تریاق چشم

صرف پندرہ خریداروں کے لئے اب باقی ہے

ہمارا مجرب ایجاد کردہ تریاق چشم بڑی محنت سے قلیل مقدار میں سال میں صرف ایک دفعہ تیار ہو سکتا ہے جو امراض ذیل کے واسطے نہایت مفید اور تیر بہدف ہے

۱- گکرے چاہے کتنے ہی سخت اذیت رساں اور دیرینہ ہوں۔

۲- دھند۔ غبار۔ خارش۔ شب کوری۔ آشوب ضعف بصارت (بوجہ گکرہ) ہو۔

۳- گرمی کی وجہ سے آنکھیں ابل کر نکلتی ہوں۔ پھنسیاں (گوشہ ترکیاں) نکلتی ہوں۔ پلکیں گر گئی ہوں۔ آنکھیں سرخ رہیں۔ اور گکروں کی وجہ سے آنکھوں میں زخم ہو جاویں گید اور پانی جاری رہے۔

شیر خوار بچہ سے لیکر بوڑھوں تک سب کو یکساں مفید اور بے ضرر ہے۔ کیونکہ نباتات سے مرکب ہے۔

تریاق چشم کی تصدیق ہم اس سے پیشتر کئی بار بذریعہ اخبار الفضل۔ ایڈیٹران اخبار نور و رسالہ **تشحیذ الاذہان** و ڈاکٹران یعنی سب اسسٹنٹ سرجنان و صاحب سول سرجن بہادر۔ و وکلاء۔ و معززین گرجکھان۔ و سرکاری ملازمان یعنی انسپکٹران پولیس و مجسٹریٹان و تاجران۔ و دیگر معززین کے سارٹیفکٹوں سے درج اخبار کر کے پبلک پر ظاہر کر چکے ہیں۔

اب تازہ ترین سارٹیفکٹ برائے آگاہی پبلک درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

۱- میں تصدیق کرتا ہوں کہ مرزا حاکم بیگ صاحب کا تریاق چشم گکروں کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا۔ میرے لڑکے کو ایک سال سے یہ شکایت تھی جس سے ایک ہفتہ استعمال کرانے پر بالکل صحت ہو گئی ہے۔ اور ... سے اب کبھی یہ شکایت نہیں ہوئی ہے۔ فقط سید قدرت اللہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بلوچستان (غیر احمدی)

۲- مرزا حاکم بیگ صاحب کا تیار کردہ تریاق چشم گکروں کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ اقامت گوجرات کے دوران میں وقتاً فوقتاً یہ سرمہ بچوں کے لئے منگا کر استعمال کرتا رہا۔ بہت جلد اثر اور فائدہ کیا۔ اور گکروں کی شکایت رفع ہو گئی۔ جہاں تک میرا تجربہ ہے یہ سرمہ گکروں کے لئے بہترین علاج ہے۔ چوہدری رانجھے خاں (بی۔اے) سپرنٹنڈنٹ ضلع گجرات۔ (غیر احمدی) ۱۵/۳/۲۲

۳- آپ کا تریاق چشم جیسا کہ اس کا نام ظاہر کرتا ہے استعمال سے ویسا ہی ظہور میں آیا۔ میں چند سال سے بوجہ گکرے سخت تکلیف میں مبتلا تھا۔ اور ہمیشہ آنکھیں سرخ رہتی تھیں۔ اور بدیں وجہ اپنے فرائض کو اچھی طرح سے ادا نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن اس کے استعمال سے میں اب بالکل تندرست ہو گیا ہوں۔ اور آنکھ کی تمام شکایتیں رفع ہو گئی ہیں۔ میں نے اس سرمہ کو اپنے پڑوسیوں و دیگر خویش و اقربا پر بھی استعمال کیا ہے۔ اور ہر ایک کو کامیابی ہی کامیابی پہنچی ہے۔ اور یہی کہتے ہیں کہ واقعی یہ سرمہ نایاب اور تیر بہدف سرمہ ہے۔ دھند و دیگر امراض چشم بھی سب کو اس نے جڑ سے اکھاڑ دیا ہے۔ اور اس کے لئے میں آپ کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور یہ سارٹیفکٹ آپکی نذر کرتا ہوں۔ ماسٹر بیلا رام (بی۔اے) ڈی۔بی ہائی سکول جلال پور جٹاں ضلع گجرات ۲۲-۴-۱

۴- ۷/۸/۶ آپ کا تیار کردہ سرمہ تریاق چشم جو میں نے اپنی آنکھوں پر پانچ مرتبہ استعمال کیا۔ جو شکایت میری آنکھوں میں گکروں کی تھی وہ خدا کے فضل و کرم سے بالکل اب نہیں ہے۔ میں گر آپ کو آنکھوں کے واسطے مسیحائے زمان کہوں تو درست ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکو جزائے خیر دے دنیا و دین میں خوش رکھے۔ آمین۔ **شیخ نبی بخش** سوداگر گجرات (غیر احمدی)

۵- میرا بچہ عزیز بشیر احمد جو کہ آجکل بی۔اے کا امتحان دیگا۔ دس سال کی عمر میں گکروں کی بیماری میں مبتلا ہوا۔ مسلسل بھر جتنوں۔ لائق ڈاکٹروں و حکیموں کے علاج کئے مگر بے سود۔ عارضی فائدہ ہوتا اور پھر مرض عود کر آتا۔ آخر چونکہ میں بحیثیت مسلمان رحم خداوندی سے محروم نہ تھا۔ دست غیب سے امداد کا سوالی رہا۔ اور دل اکثر یہی کہتا کہ ڈاکٹروں و حکیموں کے پاس اس کا علاج نہیں۔ کوئی سنیاسی یا فقیری نسخہ اس نامراد مرض کے لئے اکسیر ہوگا۔ سو الحمد للہ کہ عزیز بشیر احمد کو آپ سے ملنے اور آپ کا تریاق چشم استعمال کرنے کا موقعہ ملا۔ جس نے بلا ریب مسیحائی کا کام کیا۔ اور اس کا بارہ سالہ مرض بفضل خدا تعالیٰ کافور ہو گیا۔ امسال وہ بغیر تکلیف اپنی پڑھائی میں مشغول ہے الحمد للہ۔ وہ لوگ جو کا سٹک کا پرپیچ کرنے کی بے حد تکلیف اور پریشن کی بے سود اذیت سے محفوظ رہنا چاہیں۔ ان کے لئے تو اس تریاق چشم کا استعمال نہ کرنا گناہ ہے۔ اور جو لوگ متذکرہ بالا تکلیف کا تختہ مشق بن چکے ہیں۔ اور اب ناامیدی نے گھبرایا ہوا ہے۔ یہ تریاق چشم بفضل خدا مردان کی شکایت کا خاتمہ کر کے انکے پژمردہ دل کو شگفتہ کر دیگا۔ الا ماشاء اللہ۔ مگر افسوس کہ آپ نے اس کی اشاعت محض اخبار الفضل تک محدود رکھی ہوئی ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ بعض متعصب مریض جو الفضل کے نام سے پرہیز کرتے ہیں۔ اس فائدہ سے محروم ہونگے۔ اور چونکہ آپ پر بحیثیت احمدی ہونے کے تمام بنی نوع انسان کی ہمدردی فرض ہے۔ اس لئے ضرور دوسرے اخباروں میں بھی اسکی اشاعت کا انتظام کر دیں۔ تو آپ اجر عظیم پائینگے۔ اور اگر اس میرے خط کو بھی شائع کر دیں تو میں نہایت ممنون ہونگا۔ کیونکہ اس طرح تو میں بھی شریک ثواب ہونگا۔ والسلام ۲۲/۴/۶

شیخ مشتاق حسین احمدی ٹھیکیدار دارالسلام گوجرانوالہ

۶- تریاق چشم استعمال کیا۔ نہایت مفید پایا۔ مجھے ۲/۱۲ دن سے گکروں نے تنگ کر رکھا تھا۔ اور بالکل کتاب دیکھ نہ سکتا تھا۔ صرف دو وقت استعمال کرنے سے پڑھائی کرنے کے قابل ہو گیا۔ میں نے بہت سے اور لوگوں کو بھی دیا ہے۔ انہوں نے بھی کمال تعریف کی ہے۔ میرے خیال میں گکروں کے لئے یہ ایک لاثانی دوا آپ نے تیار کی ہے۔ جس سے عام لوگوں کے لئے بہت سے فوائد ہیں۔ خداوند کریم آپ کو جزائے خیر دیوے۔ والسلام تابعدار (مولوی) فضل کریم خاں متعلم بی۔اے کلاس اسلامیہ کالج لاہور

۷۔ آپ نے جو سرمہ بھیجا تھا وہ میرے بھائی نے جس کے لئے منگایا گیا تھا۔ استعمال کیا وہ بہت ہی مفید ثابت ہوا۔ اور میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آپ نے تریاق چشم ایجاد کر کے پبلک پر ایک بڑا احسان کیا ہے۔ خدا آپ کو جزائے خیر دیوے۔ آمین۔ خاکسار ایچ۔ ایم مرغوب اللہ احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ کالی پور۔

۸۔ آپ کا ارسال کردہ تریاق چشم واقعی نہایت مفید ثابت ہوا۔ میری اہلیہ کو عرصہ سے ککروں کی شکایت تھی جس کی وجہ سے بینائی از حد کمزور ہو گئی تھی۔ مگر الحمد للہ کہ تریاق چشم کے چار یا پانچ یوم کے معمولی استعمال سے بالکل صحت ہو گئی۔ اللہ پاک آپ کو جزا خیر دیوے آمین۔ خاکسار محمد عالم احمدی رجمنٹل اکونٹنٹ سیکنڈ ویسٹ یارک رجمنٹ پشاور۔

۹۔ آپ کا تریاق چشم واقعی اسم بامسمیٰ ہے۔ نہایت ہی مفید اور ہمہ صفت موصوف اور امراض چشم کے واسطے اکسیر اعظم کا حکم رکھتا ہے۔ مجھے اس سے ذاتی بہت فائدہ ہوا ہے۔ خاکسار غلام محمد احمدی ریکارڈ کیپر محکمہ چیف کمشنر صوبہ سرحد پشاور۔

۱۰۔ آپ کی ایجاد کردہ دوائی تریاق چشم کی جس قدر تعریف کروں کم ہے۔ نیز اس دوائی کے استعمال سے خاکسار کو جو فائدہ ہوا ہے۔ اس کے عوض میں یہ عاجز آپ کا بدرجہ غایت ممنون ہے۔ مہربانی فرما کر نہایت جلدی ایک تولہ تریاق چشم کا بذریعہ وی پی بھیج کر مشکور کریں۔ خاکسار مراد علی پٹواری احمدی تحصیل اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔

۱۱۔ آپ کی مجرب دوائی تریاق چشم وصول پا کر ہر دو مریضوں کو شفا ہوئی۔ مجھے تو خیال تھا۔ کہ اشتہاری دوائیں ہمیشہ کے واسطے ناقابل اعتبار ہوتی ہیں۔ لیکن میرے اس شبہ کو صاف آنجناب کی دوا نے دور کیا۔ میرے ہر دو مریضوں کو کمل فائدہ ہوا۔ میں جتنا بھی کوشش کروں۔ آپ کی دوائی کا بدلہ پورا نہیں کرونگا۔ لیکن صرف یہی کہونگا۔ کہ خداوند عالم آپ کو اپنا دیدار کرادے۔ اور ایسے لاعلاج مریضوں کے واسطے زندہ رکھے۔ قلم میں اتنا زور نہیں کہ پوری صفت جس طرح کہ چاہئے لکھوں۔ لیکن خدا گواہ ہے کہ ہمارے ہر دو مریضوں کو پورا فائدہ ہوا ہے۔ خاکسار مدار شاہ احمدی ترنگ زئی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور

۱۲۔ آپ کی دوا واقعی اکسیر ثابت ہوئی۔ میرے گھر میں ایک مہینہ سے آنکھیں دکھ رہی تھیں۔ اول ہندوستانی علاج کرایا۔ کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ پھر لیڈی ڈاکٹر کو گھر بلا کر دکھلایا۔ اسکی دوا سے اور بھی تکلیف زیادہ ہو گئی۔ دونوں آنکھیں سرخ خون کے رنگ کی تھیں۔ اور سخت تکلیف تھی۔ مختلف قسم کے علاج کئے۔ اتفاق سے اخبار الفضل میں جناب کا اشتہار نظر سے گذرا۔ میں اشتہاری ادویات کا پہلے ہی سے مخالف تھا۔ لیکن آپ کے نام کے ساتھ احمدی کا لفظ دیکھکر بدگمانی فوراً جاتی رہی۔ اور یقین ہو گیا۔ کہ احمدی ہرگز دھوکہ باز نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ جناب سے دوا منگوائی۔ تین دن کے استعمال سے سرخی بالکل جاتی رہی۔ اور ایک ہفتہ میں آنکھیں بالکل اچھی ہو گئیں۔ ایک اور مریض کی آنکھوں میں گوہانجی تھی۔ اسکو ایک ہی دفعہ لگانے سے آرام ہو گیا۔ اس کی قیمت اگر پانچ روپیہ فی تولہ کے بجائے پچیس روپیہ فی تولہ ہو جب بھی کم ہے۔ میں اور میرے گھر میں آپ کے لئے دعا خیر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزا خیر دیوے آمین والسلام راقم عنایت حسن خاں سب انسپکٹر پولیس احمدی پیلی بھیت۔ محلہ داخل۔

۱۳۔ میں نے مرزا حاکم بیگ صاحب کا تیار کردہ تریاق چشم اسوقت استعمال کیا۔ جبکہ موسم گرما میں میری آنکھیں گرمی کی وجہ سے سخت تکلیف میں تھیں۔ اور میں چند ایک ڈاکٹروں کا زیر علاج رہ چکا تھا۔ روشنی میں آنکھوں کا کھولنا مشکل تھا۔ اتفاق سے ایک روز مرزا صاحب مذکور تشریف لے آئے۔ اور میرے واسطے تریاق کا استعمال تجویز کیا۔ میری طبیعت از حد ڈرتی تھی۔ کہ خدانخواستہ زیادہ تکلیف نہ ہو جائے کیونکہ اس سے قبل مجھے کبھی آنکھوں کی تکلیف نہیں ہوئی تھی۔ آخر الامر ڈرتے ڈرتے لگوا ہی لیا۔ اور فوراً میری آنکھوں میں ٹھنڈک پڑ گئی۔ چند گھنٹے سونے کے بعد جب میں اٹھا تو نمایاں فرق معلوم ہوا۔ بالجملہ دو دفعہ لگوانے سے میری تکلیف بالکل رفع ہو گئی۔ میں نہایت زور سے چشم مریض بھائیوں کی خدمت میں سفارش کرونگا۔ کہ وہ ضرور تجربتاً اسکو استعمال کر کے فائدہ اٹھاویں۔ سید منظور علی شاہ احمدی سب انسپکٹر ایکسائز گوجرات

اس قلیل عرصہ میں صرف چند بار اشتہار اخبار الفضل میں دینے سے ہی اسقدر شہرت تریاق چشم کی ملک بھر میں پھیل گئی۔ جس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ سینکڑوں مریضوں نے جو مایوس العلاج تھے۔ خرید اور صحت پا کر انعام دئے۔

ہم جھوٹے اشتہار دینے والوں کو نفرت کی نگہ سے دیکھتے ہیں۔ اگر خدانخواستہ کسی کو مفید ثابت نہ ہو تو اسکی حلفیہ تحریر اور باقی ماندہ تریاق چشم واپس آنے پر قیمت فی الفور واپس کر دی جاویگی۔ مگر یوم وصولی سے سات یوم تک۔ قیمت تریاق چشم فی تولہ پانچ روپیہ محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم

گڈھی شاہدولہ صاحب گجرات پنجاب

نادر موقعہ

بے کار اور کم آمدنی والے

مندرجہ ذیل کاموں میں سے جو لسند فرماویں۔ فوراً بذریعہ خط و کتابت سیکھ کر فائدہ اٹھائیں۔ ایک ماہ کے لئے خاص رعایت کی جاتی ہے۔ بعد ازاں اپنی پوری فیس لی جائیگی۔ جو اس سے تگنی ہے۔

دیسی انگریزی حساب نام بنانا ؏ ‖ منہ دیکھنے کا آئینہ بنانا اور پارہ کرنا انگریزی طریق سے ؏

دستی چھاپہ خانہ ؏ ‖ اعلیٰ درجہ کا نہایت عمدہ خضاب بنانا ؏

ہمیشہ پر لکھنا ؏

تمام کی مجموعی فیس ۷

خط و کتابت کے لئے وابسی کارڈ یا ٹکٹ آنے چاہئیں بنام ایم۔ اے معرفت قاضی اکمل صاحب قادیان ضلع گورداسپور

مکتوبات امام علیہ السلام

(مرسلہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم۔ اے افسر ڈاک حضرت خلیفۃ المسیح)

متوفی کی رسوم

کسی شخص کی وفات کے بعد کپڑے وغیرہ بنوا کر دینے کی جو رسم ہے اس کے متعلق حضور نے ایک خط میں تحریر فرمایا کپڑے وغیرہ بنا کر دینا بدعت ہے۔ اور اس سے مومن کو بچنا چاہئیے۔ ہاں صدقہ بلا تعیین تاریخ دینا متوفی کے لئے مفید ہوتا ہے۔ پس غریبوں کو ان تاریخوں میں جنہیں لوگ رسماً صدقہ نہیں کرتے۔ جو ہو سکے صدقہ دیدیں تو یہ منع نہیں بلکہ وفات یافتہ کو اس کا فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ کوئی عبادت جیسے کہ تلاوت قرآن وفات یافتہ کو نہیں پہونچ سکتی۔

ملازمت کیلئے سفارش

ایک صاحب نے حضور کی خدمت میں درخواست کی کہ دفتر امور عامہ کی طرف سے انکی ملازمت کے لئے گورنمنٹ کے پاس سفارش کر دی جاوے۔ جواب میں حضور نے لکھوایا۔ کہ "سفارش دفتر کی طرف سے میں ناپسند کرتا ہوں۔ ہمارا مسلک تو یہ ہے کہ ہم بحیثیت جماعت گورنمنٹ کی خدمت بوجہ مذہبی فرض کرتے ہیں۔ نہ کہ کسی بدلہ کی خواہش سے"۔

انگریزی فیشن کے بال

انگریزی فیشن کے بال رکھنے کے متعلق لکھوایا۔ جائز ناجائز کا سوال تو بڑا ہے۔ میرے نزدیک مکروہ ہے۔ ایسی چیزوں کے متعلق حرمت کا فتویٰ نہیں دیا جا سکتا حرام حلال وہی ہے جسکا نص صریح سے پتہ لگ جائے۔

مباہلہ کے متعلق

مباہلہ کے متعلق ایک شخص کو لکھوایا۔ ایسے کم حیثیت لوگ جنکا مرنا یا جینا دنیا کے لئے مفید نہیں ہے ان سے مباہلہ کرنا جائز نہیں۔ ہاں اگر کوئی شخص کرنا چاہے تو وہ خود اعلان کر دیوے کہ میرے عقائد یہ ہیں اگر یہ غلط ہیں تو میں خدا تعالیٰ کے غضب کے نیچے آجاؤں۔ وغیرہ

جماعت سے علیحدہ کرنا

ایک احمدی غیر احمدیوں کے ہاں رشتہ کرنا چاہتا تھا اس کے متعلق وہاں کی جماعت نے یہ اعلان کر دیا کہ ہم اس سے قطع تعلق کرتے ہیں۔ اور اس کی اطلاع حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کو دی حضور نے انکو لکھوایا کہ پہلے تو آپ یہ اعلان کر دیں۔ کہ جو شخص رشتہ کریگا۔ اس سے قطع تعلق کر دیا جائیگا۔ پھر جو کرے۔ اس کی اطلاع ہمیں دیں۔ کہ فلاں شخص نے غیر احمدیوں کے ہاں رشتہ کر دیا ہے۔ یہ آپ کے لئے جائز نہیں۔ کہ آپ خود ہی اس سے قطع تعلق کرنے کا اعلان کر دیں۔

خدا کا تصوّر

ایک بھائی نے دریافت کیا کہ نماز میں خدا تعالیٰ کا تصور کس طرح کیا جائے۔ حضور نے لکھوایا خدا تعالیٰ کا تصور کہنا غلط محاورہ ہے۔ خدا کی صورت نہیں۔ ہاں یہ کہنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی رویت کو کس طرح حاصل کیا جائے۔ اسلامی محاورہ یہی ہے رویت کا طریق یہ ہے کہ صفات الٰہیہ پر غور کیا جاوے۔ اگر علیحدہ علیحدہ صفات کا ذکر نماز میں آتا ہے تو علیحدہ علیحدہ اور جس جگہ اسم ذات آئے اس جگہ مجموعی نظر ڈالی جائے۔ اور جو اپنے ساتھ تعلق ہو اس پر غور کیا جائے۔

غیر احمدی کا جنازہ پڑھنے والا

اگر کوئی احمدی غیر احمدی کا جنازہ غیر احمدی امام کے پیچھے پڑھتا ہے اور غیر احمدی کو لڑکی دیتا ہے تو اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ حضور نے لکھوایا۔ اسکی رپورٹ ہمارے پاس کرنی چاہئے۔ فتویٰ یہ ہے۔ کہ ایسا شخص احمدی نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ فیصلہ کرنا ہمارا کام ہے آپ کا کام نہیں۔

فاتحہ خوانی کی رسم

رسم فاتحہ خوانی کے متعلق حضور نے لکھوایا۔ کہ یہ بدعت ہے۔

بہشتی مقبرہ

ایک بھائی نے لکھا۔ کہ میرا خیال ہے کہ حضرت صاحب نے بہشتی مقبرہ اس زمین کا نام رکھا ہے جو کہ آپ کے وقت میں مقرر کی گئی۔ اور کچھ وہ زمین جسکی قیمت کا اندازہ ایک ہزار روپیہ فرمایا۔

حضور نے جواب میں لکھوایا۔ یہ غلط ہے بہشتی مقبرہ کا سلسلہ تو قیامت تک رہیگا۔ یہ جو ایک ہزار روپیہ کی زمین کے متعلق لکھا ہے۔ یہ اسوقت آپ کا منشا تھا کہ شامل کر لی جائے۔

حقہ بطور علاج

ایک شخص نے دریافت کیا کہ اگر کسی کے لئے طبیب حقہ بطور دوا تجویز کرے تو کیا کیا جاوے۔

حضور نے جواب دیا کہ اگر ایک دو دفعہ پینے کے لئے کہے تو کوئی حرج نہیں۔ اور اگر وہ مستقل بتلاتا ہے۔ تو یہ کوئی علاج نہیں۔ جو طبیب خود حقہ پیتے ہیں۔ وہی اس قسم کا علاج دوسروں کو بتلایا کرتے ہیں۔ کوئی ایسی بات جسکی انسان کو عادت پڑ جائے وہ میرے نزدیک بہت مضر اور بعض دفعہ تندرستی اور دین کو نقصان دیتی ہے۔

خواب کی تعبیر

ایک بھائی کے خواب کی تعبیر حضور نے ان الفاظ میں فرمائی۔

اس خواب کے معنی یہ ہیں۔ کہ احمدیوں کی بعض کمزوریوں کی وجہ سے وہ فتنے اور ابتلاء جو خدا تعالیٰ کی طرف سے روک دیئے گئے تھے۔ وہ پھر ایک دفعہ بعض کے لئے آزمائش کیلئے نازل کئے جائینگے۔ مگر اللہ تعالیٰ ان کے شر سے لوگوں کو بہت حد تک محفوظ رکھیگا۔

گورنمنٹ سے خدمات کا صلہ

ایک خط کے جواب میں حضور نے تحریر فرمایا۔ نہ ہم اور نہ جماعت بحیثیت جماعت اپنی خدمات کا صلہ طلب کرے۔ اور نہ ایسا شخص جو اپنی خدمات کا صلہ مانگتا ہے یہ جتلا سکے کہ وہ احمدی ہے اور اس جماعت کی خاص خدمات ہیں اسلئے اسے بدلہ دیا جائے۔ اور نہ وہ شخص جسکی خدمت کی وجہ اس کا کوئی ایسا عہدہ تھا جو اسے جماعت کی طرف سے حاصل تھا۔ اس کے بدلہ میں صلہ مانگے۔ ورنہ لوگ جماعت کے کام کو اپنی عزتوں کی ترقی کا ذریعہ بنا لینگے۔

رشتہ کے لئے احمدی ہونا

ایک احمدی کے خط کے جواب میں جس میں کہ کسی غیر احمدی کے احمدی رشتہ لینے کیواسطے بیعت کرنے والے کی نسبت دریافت کیا گیا تھا۔ حضور نے تحریر فرمایا کہ ایسا رشتہ احمدیت کی تعلیم کے خلاف ہے۔ ایک عرصہ تک اگر اس شخص کا حال دیکھا جائے مثلاً سال دو سال اور اس سے رشتہ کا وعدہ نہ کیا جائے پھر اگر یہ شخص احمدیت میں پختہ اور احکام شریعت کا پابند ثابت ہو تو پھر بیشک رشتہ ہو سکتا ہے۔

مولوی عبد القادر صاحب مرحوم لدھیانوی کے سوانح

مولوی صاحب مرحوم کا انتقال ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۰ء کو بمقام قادیان دارالامان بعارضہ نمونیا ہوا۔ اخبار الفضل مجریہ ۶ر جنوری ۱۹۲۱ء میں جو آپ کی وفات کا باعث عارضہ فالج لکھا گیا یہ صحیح نہیں تھا۔

مولوی عبد القادر صاحب مرحوم ان چند گنتی کے حنفی علماء میں سے تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کو قبول کیا۔ میرے ساتھ ان کی پہلی ملاقات فروری ۱۹۰۰ء میں ہوئی۔ جبکہ میں قلعہ فیروزپور میں عہدہ ہیڈ کلرکی پر متعین ہو کر آیا۔ مولوی صاحب کو کہیں سے یہ اطلاع ملی۔ کہ میں احمدی ہوں۔ جب میں نے احمدی ہونے سے انکار کیا۔ تو مولوی صاحب کو بہت حیرانی ہوئی تاہم انہوں نے کسی قدر مجھے تبلیغ کی۔ اور جلد تشریف لے گئے۔ اس سے اڑھائی سال بعد جب مجھے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ تو اس سے مولوی صاحب کو خاص خوشی حاصل ہوئی۔ اس کے بعد مولوی صاحب میرے حال پر ہمیشہ خاص عنایت فرماتے رہے۔ اور ہماری باہمی محبت اعلیٰ درجہ تک ترقی کر گئی۔

۱۹۱۰ء میں جو رسالہ میں نے وفات مسیح کے مضمون پر مولوی ابراہیم سیالکوٹی کے جواب میں لکھا۔ اس کی تالیف میں نہایت قابل قدر امداد مجھے مولوی صاحب کی طرف سے ملی۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

مولوی صاحب تبلیغ کے لئے نہایت حریص تھے اور آپ کو کچھ ایسا ڈھب آتا تھا۔ کہ جب کبھی کسی غیر احمدی سے ملاقات ہوتی آپ اسے دعوت الی الخیر دینے سے نہیں چوکا کرتے تھے۔ دیکھنے والا حیران رہ جاتا تھا۔ کہ کس طرح بغیر کسی تمہید کے فوراً اصل مضمون وفات مسیح یا صداقت مسیح موعودؑ پر تقریر کرنی شروع کر دیتے۔

تبلیغ کرتے وقت سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کو اس طرح آسان بنا کر دکھاتے تھے کہ حضرت مسیح موعودؑ کا ماننا صرف اس بات کی تصدیق کرنا ہے کہ یہ بزرگ سچا خادم اسلام ہے۔ ورنہ شریعت کے اعمال میں احمدی غیر احمدی کا کوئی فرق نہیں۔ اگر سننے والا تمسخر کرتا۔ تو آپ سلام کر کے چل دیتے۔ سختی سے جواب دیتا۔ تو اتنا کہہ دیتے کہ تم زبان درازی کرتے ہو۔ لیکن میں سچائی پر ہوں۔ ایسے مخالفوں میں سے جب کسی کو بعد میں بیعت کی سعادت حاصل ہوتی۔ تو وہ مولوی صاحب کو خاص عظمت و احترام کے ساتھ دیکھتے۔

مولوی صاحب کو اپنی زندگی میں بہت سی مالی اور اعزازی قربانیاں کرنی پڑیں۔ مگر آپ مضبوط چٹان کی طرح اپنے عقائد پر قائم رہتے۔ اور کسی خوف و طمع کی وجہ سے کبھی نہ دبتے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کرنے سے پیشتر آپ دیوبندی حنفی مذہب رکھتے تھے یعنی ہر قسم کے شرک و بدعت سے بیزار تھے۔ دو قصے سنایا کرتے تھے (۱) ایک گاؤں کا رئیس آپ کا حد درجہ معتقد تھا۔ ایک روز اس نے نیاز دی۔ ابھی ختم نہ دیا گیا تھا۔ کہ مولوی صاحب اس گاؤں میں اچانک وارد ہوئے۔ رئیس مذکور کو علم ہوا تو وہ کمال انکسار اور عقیدت کے ساتھ حاضر ہوا۔ اور مولوی صاحب کو گھر لے گیا۔ وہاں پہونچ کر مولوی صاحب کے سامنے کھانا رکھا گیا۔ اور ختم دینے کی درخواست کی گئی۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ ختم کی کوئی ضرورت نہیں اور بلا تامل کھانا شروع کر دیا اس کے بعد اس رئیس نے مالی خدمت جو کیا کرتا تھا۔ اس سے ہمیشہ کے لئے ہاتھ کھینچ لیا۔

(۲) مولوی صاحب اپنی جوانی میں کچھ عرصہ دہلی میں مقیم رہے وہاں کے چند لڑکے آپ سے پڑھا کرتے تھے۔ اور وہی لڑکے مولوی صاحب کے گذارہ کے بھی متکفل تھے۔ ایک روز مولوی صاحب کو مجلس مولود میں بلایا گیا۔ جب خاص مقام پر پہونچ کر تمام حضار مجلس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مجوزہ تعظیم میں کھڑے ہو گئے۔ تو مولانا بڑے اطمینان کے ساتھ بیٹھے رہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ طالب علم آپ کے پاس آنے سے ہٹ گئے۔ مگر آپ نے کوئی پروا نہ کی۔ خدا تعالیٰ کے حضور میں جب آپ اس امتحان میں اس طرح سے پورے اترے۔ تو انہی لڑکوں نے چند روز بعد پھر آنا اور پڑھنا شروع کر دیا۔

(۳) آپ کے تدین اور تقویٰ کی وجہ سے ریاست پٹیالہ کے ایک بڑے اہلکار کی طرف سے آپ کو پچیس تیس روپے ماہوار وظیفہ ملا کرتا تھا۔ وہ آپ کے احمدی ہو جانے کی وجہ سے رک گیا۔ نیز لدھیانہ میں جو درس تدریس کا سلسلہ جاری تھا۔ جس کی وجہ سے طلبائے علم کی ایک کثیر تعداد ایک وقت میں آپ کی شاگردی میں رہا کرتی تھی۔ وہ بھی حضرت صاحب کے حلقہ بگوش ہو جانیکی وجہ سے منقطع ہو گیا۔

مولوی صاحب مرحوم تبلیغی کلام مناظرانہ رنگ میں نہیں کیا کرتے تھے۔ اور اس خیال سے کہ شاید مخاطب شخص اگر ایک دلیل سے نہیں تو دوسری سے ہی مان لے جلد جلد ایک دلیل کو چھوڑ کر جس کا اس نے انکار کیا ہو۔ دوسری پیش کر دیا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ کی زندگی کا ایک مشہور واقعہ ہے۔ کہ کسی شخص کے ساتھ وفات مسیح علیہ السلام پر گفتگو کرتے کرتے مولوی صاحب مرحوم نے وہ تیسوں آیتیں یکے بعد دیگرے پیش کر دیں۔ جن سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ازالہ اوہام میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات ثابت کی ہے۔

مولوی عبد القادر صاحب تعدد ازدواج کے قائل اور اس کے عامل تھے۔ پرانے زمانہ میں رواج تھا۔ کہ لوگ علم اور تقویٰ اللہ کو دیکھ کر لڑکیاں بیاہ دیا کرتے تھے۔ اسواسطے باوجودیکہ مولوی صاحب کی کوئی مستقل آمد کی صورت نہ تھی۔ آپ کو رشتے آسانی سے ملتے رہے۔ چنانچہ فوت ہونے کے وقت آپ کے عقد نکاح میں تین بیویاں تھیں۔ جن میں سے ایک کو اپنے پاس رکھتے تھے۔ دوسری دو بیویوں کی معرفت ان کی بالغ اولاد تھی۔ مولوی صاحب مرحوم وقتاً فوقتاً ان کے ہاں ہو آتے اور ان کے ساتھ کوئی مالی سلوک بھی اپنی توفیق کے مطابق کر آیا کرتے تھے۔ مولوی صاحب

اپنے سب احمدیوں کو الگ الگ رکھا کرتے تھے۔ اور یہی نصیحت تعداد ازدواج پر عمل کرنے والے دوستوں کو بھی کیا کرتے تھے۔

مولوی صاحب کا گزارہ محض فضل الٰہی سے بالکل متوکلانہ طور پر چلتا تھا۔ گاؤں میں بہت لوگ ان سے خاص عقیدت رکھتے تھے۔ اور جو خدمت ہو سکتی کرنے سے دریغ نہ کرتے تھے۔ اپنے دو لڑکوں کو مولوی صاحب مرحوم نے انگریزی تعلیم اس غرض سے دلائی کہ تاکوئی روزگار حاصل کر سکیں۔ اور گزارہ کے لئے مسجد یا امامت یا درس تدریس کے محتاج نہ ہوں۔ چنانچہ ایک لڑکے نے تو انٹرنس پاس کر لیا۔ مگر دوسرا لڑکا مڈل کی تعلیم سے ہی دل برداشتہ ہو کر الگ ہو گیا۔ اور ملازمت کر لی۔

نماز باجماعت کے لئے مولوی صاحب ہمیشہ حریص اور فکرمند ہوا کرتے تھے۔ میرا یہ ہمیشہ کا مشاہدہ ہے کہ جب کبھی فیروزپور میں آتے (اور یہاں اکثر لمبا قیام کیا کرتے تھے) تو میں ان کو کبھی مسجد سے غیر حاضر نہ پاتا تھا۔ ان کی مسجد کی حاضری ایسی پختہ اور یقینی ہوا کرتی تھی۔ کہ جب کبھی وہ نماز کے وقت مسجد سے غیر حاضر ہوتے۔ تو سمجھ لیا جاتا تھا۔ کہ آپ سفر پر چلے گئے ہیں۔ مولوی صاحب کی عادت تھی کہ اول تو یہاں سے کہیں کا عارضی سفر بھی کرتے تو خاکسار کو قبل از وقت اطلاع دئے بغیر نہ جایا کرتے تھے۔ لیکن اگر مجبوراً کہیں بغیر اطلاع جانا پڑ جائے تو ہمیں اس کا علم ان کی مسجد کی غیر حاضری سے ہو جاتا تھا۔ کیونکہ یہ کبھی ہوتا ہی نہیں تھا۔ کہ مولوی صاحب یہاں مقیم ہوں اور پھر نماز کے وقت مسجد سے غیر حاضر رہیں۔ فیروزپور کی نماز باجماعت کے التزام کو دیکھکر خوش ہوا کرتے تھے۔ فرمایا کرتے۔ کہ میں نے سوائے دارالامان کے اس قسم کا التزام جماعت میں اور کسی جگہ نہیں دیکھا۔

اپنے گاؤں میں نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے مولوی صاحب مرحوم نے اس قسم کے لوگوں کی ایک جماعت تیار کی ہوئی تھی۔ جو گو احمدی نہ تھے۔ مگر (مولوی صاحب کی غیر حاضری میں) غیر احمدی امام کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔ ماہ رمضان المبارک میں اگر مولوی صاحب کسی دوسرے شہر میں قرآن شریف سنانے کے لئے جاتے تو اس بات کا خاص لحاظ رکھا کرتے تھے۔ کہ ان لوگوں کی خاطر عید کے موقعہ پر اپنے گاؤں میں ضرور پہنچ جائیں۔ ورنہ فرمایا کرتے ان لوگوں کی دل شکنی اور منتشر ہو جانے کا خطرہ ہے۔

مولوی صاحب جہاں کہیں جاتے لوگ ان کی عالمانہ وضع قطع دیکھکر آپ کو ہی امام الصلوٰۃ بناتے۔ لیکن اگر کوئی شخص شرارتاً ایسا نہ ہونے دیتا۔ تو آپ الگ نماز پڑھ لیتے اور کبھی کسی کے کہنے سننے کی کچھ پروا نہ کرتے۔

مولوی صاحب مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی ذات سے خاص تعلق تھا۔ فرمایا کرتے تھے۔ کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ہم لوگ بے تکلف سوالات و اعتراضات پیش کیا کرتے تھے۔ اور حضرت صاحب علیہ السلام نہایت شرح و بسط کے ساتھ جواب دیا کرتے۔ مگر اب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے سامنے بات کرنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ تاہم کبھی کبھی سوال پیش کر کے یا کروا کے اپنا مطلب حل کر لیتے۔ اپنی غلطی کے معلوم ہونے پر پرانے عقیدہ یا عمل کو ترک کر دینے میں کبھی مضائقہ نہیں کیا کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ دعوے تمام دنیا کے سامنے پیش کیا ہے کہ جہاں لفظ توفی باب تفعل میں مستعمل ہو۔ اور اللہ تعالےٰ فاعل اور ذی روح مفعول ہو۔ تو سوائے قبض روح کے اور کوئی معنے نہیں ہوتے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے۔ ایک دفعہ میں نے لدھیانہ میں اس کے جواب میں "توفی کل نفس ما کسبت" کی آیت پیش کی۔ حضرت صاحب فرمانے لگے مولوی صاحب آپ غلطی کر رہے ہیں۔ ذرا سوچ لیں۔ فرماتے میں نے سوچا تو معلوم ہوا۔ کہ یہاں توفی باب تفعیل میں آیا ہے۔ تفعل نہیں۔

مولوی صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۳۱۳ صحابیوں میں داخل تھے۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو بیعت لینے کا اختیار دیا ہوا تھا۔ ہمیشہ کے باقاعدہ تہجد خوان تھے۔ اور صرف و نحو کے بڑے عالم تھے۔ مگر آپ کی طبیعت میں حد درجہ کا انکسار اور فروتنی تھی۔ اور ہمیشہ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ نہایت خُلق سے پیش آیا کرتے تھے۔

مولوی صاحب نے قرآن مجید بڑی عمر میں حفظ کیا۔ مباحثہ آتھم کے وقت جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بمقام امرتسر حاضر ہوئے۔ تو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت خوش ہوئے۔ فرمایا اچھا ہوا آپ آ گئے۔ ہمیں آیتوں کے نکالنے میں آسانی رہیگی۔

مولوی صاحب قرآن مجید بہت سرعت سے پڑھتے تھے۔ اور زبان میں کسی قدر لکنت ہونے کی وجہ سے سامعین کے لئے اس کا سمجھنا کسی قدر مشکل ہوتا تھا۔ فرماتے اگر مجھے آہستہ پڑھواؤ۔ تو میں شاید سورہ انا اعطینٰک الکوثر۔ بھی ساری صحیح نہ پڑھ سکوں۔ مولوی صاحب "سامع" نہایت اعلےٰ درجہ کے تھے۔ اور غلطی کی فوراً گرفت کر لیتے تھے۔ خان صاحب میاں غلام رسول صاحب تمیم سابق انسپکٹر و حال ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سے مولوی صاحب کو خاص محبت تھی۔ اس لئے خلافت ثانیہ میں خاں صاحب موصوف کے علیحدہ ہو جانے سے مولوی صاحب مرحوم کو بہت رنج ہوا۔ اور ان کو تبلیغ کرنے کے لئے دل میں سخت تڑپ رکھتے تھے۔ باوجود اس بات کے بتائے جانے کے کہ میں اور حکیم محمد عمر صاحب فرداً فرداً اپنا زور لگا چکے ہیں۔ اور کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ مولوی صاحب مرحوم اپنے بیٹے حکیم

محمد عمر صاحب کو ساتھ لیکر خود آپ کے پاس تشریف لے گئے۔ واپس آنے پر دریافت کیا گیا۔ تو تمام گفتگو کا خلاصہ مختصراً ان الفاظ میں بیان فرمایا۔ کہ

"بہت لمبی گفتگو ہوئی۔ مگر میاں صاحب اپنی جگہ پر قائم رہے۔ اور میں اپنی جگہ پر قائم رہا۔ محمد عمر کبھی ان کے ساتھ ہو جاتا اور کبھی میرے ساتھ ہوتا"

میاں غلام رسول صاحب کے متعلق مولانا اس واقعہ کا اکثر ذکر فرمایا کرتے تھے۔ کہ جن ایام میں میاں صاحب موصوف بمقام موگا (ضلع فیروزپور) بعہدہ سرکل انسپکٹر پولیس متعین تھے۔ میں ان سے ملا۔ دوران گفتگو میں یہ سوال اٹھا۔ کہ جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قبول کرنے سے انکاری ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ تو میاں صاحب نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی۔ ونقلب افئدتھم وابصارھم کما لم یؤمنوا بہ اول مرۃ ونذرھم فی طغیانھم یعمھون۔ اس کے بعد فرماتے کہ اب کیوں غور نہیں کرتے۔ کہ شاید حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی مخالفت پر اصرار بھی "اول مرۃ" کے انکار کی وجہ سے ہی ہو۔

لڑکوں کی تعلیم کے لئے بعض بزرگ اور احباب مولوی صاحب کو ماہواری وظیفہ دیا کرتے تھے۔ ایسے معاونین میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی شامل تھے۔ یہ روپیہ میرے پاس جمع رہتا۔ اور یہیں سے خرچ ہوتا۔ اگر کسی نئے دوست کے پاس مولوی صاحب اس قسم کے وظیفہ کی تحریک کرتے۔ اور اس کی طرف سے تردد یا انقباض کا اظہار ہوتا۔ تو آپ کبھی اصرار نہ کرتے۔ بلکہ فوراً "اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت" والی دعا مسنونہ پڑھتے اور اٹھکر چل دیتے۔

میں ٹھیک نہیں کہہ سکتا کہ مولوی صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کس سن میں کی۔ مگر یہ سنایا کرتے تھے۔ کہ جب میں نے بیعت کی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمانے لگے۔ مولوی صاحب آپ نے بیعت کرنے میں بہت دیر کردی۔ اب تو آفتاب نصف النہار تک آگیا ہے۔ خیر یہ بھی غنیمت ہے۔ کہ آپ نے اب بھی مان لیا۔

وفات سے مہینہ ڈیڑھ مہینہ پیشتر آپ نے دارالامان میں ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سے آنکھیں بنوائیں۔ اور تندرست ہونے پر گو جلسہ سالانہ میں صرف چند روز باقی تھے۔ بعض ضروری کاموں کے لئے اجازت لیکر گئے اور سب جگہ گھوم آئے۔ آپ کا آخری سفر دارالامان بحالت بخار ہوا۔ بخار کی حالت میں ہی گھر سے روانہ ہوئے بیماری کی وجہ سے آپ کے گھر والوں نے سفر کے ارادہ سے روکنا چاہا۔ تو فرمانے لگے میں نے کبھی جلسہ سالانہ میں حاضر ہونے سے ناغہ نہیں کیا۔ اور نہ اب کروں گا۔ اور چل پڑے۔

مرض الموت میں ڈاکٹر [illegible] صاحب کے مکان پر مقیم رہے۔ ڈاکٹر صاحب مکرم اور ان کی اہلیہ صاحبہ محترمہ اور متعلقین نے آپ کی پوری پوری تیمارداری اور خدمت کی۔ فجزاہم اللہ احسن الجزا۔ آخر جب صحت یابی سے مایوسی ہو گئی تو حکیم محمد عمر صاحب جو انگی دنوں دارالامان میں وارد ہوئے۔ مولوی صاحب کو اپنے مکان پر لے گئے۔ وہیں حضرت امیر المومنین آپ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور کے چہرہ مبارک کو مولوی صاحب نے چشمہ لگا کر دیکھا۔ اور جو آخری کلام مولانا نے حضرت صاحب کے ساتھ کیا۔ یہ تھا کہ حضور میں کمال غور و فکر کے بعد جس نتیجہ پر پہنچا ہوں یہ ہے کہ سب سے زیادہ ضروری کام جو مومن کے ہر وقت مدنظر رہنا چاہیئے۔ وہ تبلیغ دین ہے۔ حضور کی واپسی کے بعد مولوی صاحب کلوم فوراً اکھڑ گیا اور جلد تر اپنے رفیق اعلیٰ سے جا واصل ہوئے۔ بیماری کے آخری ایام میں بار بار یہ پوچھتے کہ آج کیا دن ہے۔ کونسا دن ہے۔ آخر کار ان کی خواہش کے مطابق جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب کو مولوی صاحب کا انتقال ہوا۔ اور جمعہ کے روز بعد نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک بہت بڑی جماعت کے ساتھ جس میں جلسہ کے مہمان شامل تھے۔ آپ کا جنازہ پڑھا۔ خود میت کو کندھا دیا۔ ازاں بعد مولوی صاحب مرحوم کو مقبرہ بہشتی کے اس حصہ میں دفن کیا گیا۔ جو بزرگان سلسلہ کے لئے مخصوص ہے۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ۔ آمین

مولوی صاحب مرحوم نے مقبرہ بہشتی کے متعلق وصیت کی ہوئی تھی اور چونکہ اکثر سفر پر رہا کرتے تھے۔ اس واسطے وصیت کا سارٹیفکٹ ہمیشہ اپنی جیب میں رکھا کرتے تھے۔ تا جہاں کہیں بھی پیغام اجل آئے۔ وہیں سے دارالامان پہونچائے جانے کا اہتمام ہو سکے۔

نماز تہجد میں مولوی صاحب قرآن مجید کا سوا پارہ روزانہ پڑھا کرتے تھے۔ اس نماز کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ میں اس نماز کو ایسی آسانی اور بے تکلفی کے ساتھ پڑھ سکتا ہوں۔ کہ مجھے خوف ہے۔ کہ خبر نہیں اس کا مجھے کوئی ثواب ملے گا۔ یا نہیں۔

مولوی صاحب مرحوم کو لکھنے کی مشق نہیں تھی اس واسطے اپنے خطوط دوستوں سے لکھوایا کرتے تھے۔ اور ہر وقت اپنے پاس محکمہ ڈاک کے کارڈوں کا ذخیرہ جمع رکھتے تھے۔ اگر جواب ضرور اور جلد منگوانا ہو۔ تو جوابی کارڈ بھیجتے۔

فرزند علی عفی عنہ۔ فیروزپور

احباب سے درخواست

(۱) احباب کرام کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے خدام کے سوانح سے واقف ہیں۔ چاہیے کہ ان حالات کو مرتب کر کے شائع کرا دیں۔ تا کہ آئندہ آنے والی نسلیں ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اور اپنے اسلاف کے نمونہ سے سبق حاصل کر سکیں۔ (ایڈیٹر)

امرت دھارا کی قیمت میں

رعایت

بہت سے مہربانوں کی پرزور درخواست پر شرکائے
بشارت کاروت شہزادہ پنڈت اپنے فرزند کی شادی
خانہ آبادی کی خوشی میں

امرت دھارا و دیگر تمام ادویات و کتب

۵ ارمئی تک ⅛ قیمت (روپیہ کے ۱۲) پر دینے کی اجازت
دیدی ہے۔ کچھ انعام بھی دئے جاویں گے۔
مفصل فہرست جلدی طلب کریں۔ مفت بھیجی
جاتی ہے۔ دس برس کے پیچھے یہ موقعہ ملا ہے۔

امرت دھارا اُن کل امراض کا جو عام طور پر
گھروں میں بوڑھوں۔ بچوں۔ یا جوانوں کو ہوتی رہتی ہیں۔
حکمی علاج ہے۔ ہزارہا سارٹیفکٹ موجود ہیں۔ اور لاکھوں
انسانوں کی رائے ہے کہ "امرت دھارا" ہروقت پاس
رکھنی چاہیئے۔ ۵ امئی تک امرت دھارا بڑی شیشی ۱۱ عہ
اور نمونہ ۸ ار میں ملیگا۔ محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار۔

خط یا تار کا پتہ —

امرت دھارا ۱۴۱۲ لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

یکم جون ۱۹۲۳ء سے نارتھ ویسٹرن ریلوے کی میل اور پسنجر گاڑیوں
پر انٹر اور تھرڈ کلاس کرایہ بحساب ذیل ہو جائیگا۔

انٹر کلاس ..... ۵ پائی فی میل

تھرڈ کلاس ۳½ پائی فی میل

دفتر ٹریفک منیجر
لاہور مورخہ ۸ اپریل ۱۹۲۳ء

بحکم
اے۔ ٹی۔ سٹول
ٹریفک منیجر

قابل توجہ معزز احمدی احباب

حضرت اقدس کا کشف ہے کہ قادیان دارالامان میں بڑے
بڑے جوہریوں کی دکانیں ہیں۔

لہذا اس عاجز نے بھی بفضل اللہ بمقام قادیان دکان کھولی
ہے۔ اور ہر قسم کی جیبی اور کلائی پر باندھنے کی گھڑیاں اور کلاک
اور خوبصورت پائیدار ٹائم پیس مع الارم و تاریخ والے اور گھڑیوں
کے زنجیر پرو ٹکٹر سیفٹ کیس تختہ وغیرہ وغیرہ مہیا کئے ہیں
اور قیمتیں بھی بمقابلہ بڑے شہروں کے کم نہیں تو زیادہ بھی
انشاء اللہ تعالیٰ نہ ہونگی۔

۲۔ ان کے علاوہ دارالامان کے تمام مقدس و متبرک
مقامات کے فوٹو بڑے سائز کے مثلاً منارۃ المسیح مسجد اقصیٰ
بہشتی مقبرہ اور جلسہ سالانہ کے تیار کئے گئے ہیں۔ اسلئے معزز احباب
سے درخواست ہے کہ آئندہ تمام احباب متذکرہ اشیاء اسی
دکان سے خرید فرمائیں۔ آرڈر پہنچنے پر انشاء اللہ تعالیٰ ہر ایک
چیز احتیاط کے ساتھ بذریعہ پارسل روانہ ہوگی۔ امید ہے کہ
احباب میری حوصلہ افزائی فرمائینگے۔ والسلام اشفعو او توجروا

ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی السلام علیکم
شاہ صاحب حضرت صاحب کے خاص مخلصین میں سے ہیں
اور سابق صحابی ہیں۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ احباب
ان کے ساتھ معاملہ میں انشاء اللہ تعالیٰ دونوں طرح فائدہ میں
رہینگے۔ بلحاظ دین کے بھی اور دنیا کے بھی اللہ تعالیٰ شاہ صاحب کو
بھی توفیق عطا فرمادے کہ وہ اپنی سابقیت کے مطابق دوسرے
لوگوں کیلئے نمونہ قائم کرسکیں۔

خاکسار مہاجر سید ناصر شاہ
گھڑی ساز فوٹوگرافر قادیان

خاکسار
مرزا محمود احمد

آٹا پیسنے کی چکی

یا لوہے کا خراس ہلکا چلنے والا اور بیلنے ہائے ہر قسم رس
نکالنے والے جس سے شکر گڑ تیار کیا جاتا ہے۔ کارخانہ میں
تیار ہوتے ہیں۔ دیگر ڈھلائی کا کام عمدہ مصفا ہر قسم تیار
کیا جاتا ہے۔ نرخ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کریں۔

مستریان غلام حسین۔ محمد شفیع آئرن فیکٹری
بٹالہ۔ (گورداسپور)

محلہ دارالعلوم قادیان میں سکنی زمین

خاکسار کے پاس محلہ دارالعلوم میں بورڈنگ ہائی سکول
سے جانب غرب محلہ دارالرحمت والی بڑی سڑک کے
اوپر چند کنال عمدہ موقع کی زمین قابل فروخت موجود ہے
خواہشمند احباب خاکسار سے خط و کتابت فرماویں۔
اکٹھی خریدنے والے کو کچھ رعایت دی جاویگی۔

المشتہر میاں نظام الدین درزی قادیان

قادیان میں سکنی زمین

قادیان میں سکنی زمین کے خواہشمند احباب
خاکسار سے خط و کتابت کریں۔ زمین محلہ دارالفضل
اور دارالرحمت ہر دو میں موجود ہے۔ قیمت موقعہ کے
لحاظ سے الگ الگ مقرر ہے۔

خاکسار (صاحبزادہ) مرزا بشیر احمد (قادیان)

الفضل میں اشتہار دینے والوں کو مژدہ

الفضل سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مسلمہ آرگن ہے پرچہ کے
فائل احباب جماعت احمدیہ محفوظ رکھتے ہیں۔ اور ایک ایک
پرچہ دس دس بیس بیس آدمی دیکھتے ہیں۔ اس لئے اسکی
اشاعت بہت بڑی اشاعت ہے۔ نیک نیت مشتہروں
کے لئے بہترین موقعہ ہے۔ نرخ حسب ذیل ہے جو عنقریب
بڑھا دیا جائے گا۔

مدت	اجرت صفحہ	نصف صفحہ	[illegible] سطر	[illegible] سطر	[illegible] سطر
۴۸ بار	۲۰۰	۱۰۲	۷۰	۲۶	۲۲
۲۴ بار	۱۰۵	۵۴	۳۸	۱۴	۱۲
۱۲ بار	۵۵	۳۰	۲۰	۸	۷
۴ بار	۲۲	۱۲	۸	۴	۳
۲ بار	۱۲	۷	۵	۲½	۲
۱ بار	۷	۴	۳	۱½	۱

ضمیمہ دو صفحے بالمقطع دس روپے۔ فی سطر ۳ر

منیجر الفضل قادیان

ہندوستان کی خبریں

لاہور سے سری نگر تک ہوائی سفر الہ آباد - ۸ اپریل - اخبار پائینیر کو معلوم ہوا ہے کہ لاہور سے سری نگر تک تجارتی طریق پر ہوائی جہاز کے ذریعہ مسافروں کی آمد و رفت کا انتظام کیا جائیگا - لاہور سے سری نگر تک دو سو میل کا فاصلہ ہے جو دو گھنٹے میں طے کیا جائیگا۔

سر آغا خان کی روانگی انگلینڈ بمبئی - ۱۰ اپریل ہز ہائینس آغا خان شنبہ کے روز بمبئی سے انگلستان روانہ ہو گئے۔

پنجاب میں طاعون سے اموات ہفتہ مختتمہ ۲۵ مارچ کی رپورٹ مظہر ہے کہ پنجاب میں طاعون کی ۲۷۴ وارداتیں اور ۲۷۲ موتیں ہوئیں۔ ضلع شاہ پور میں ۷۰۔ جہلم میں ۴۵۔ گجرات میں ۳۴۔ گوجرانوالہ میں ۲۳۔ سیالکوٹ میں ۲۳۔ جالندھر میں ۱۴۔ خاص شہر میں ۵۔ راولپنڈی میں ۱۳۔ جھنگ میں ۱۰۔ شیخوپورہ میں ۹۔ اور پٹیالہ شہر میں ۲ اموات ہوئیں ہفتہ ماسبق میں ضلع جالندھر میں ۲۱ اموات ہوئیں۔

سکرٹری مرکزی خلافت کمیٹی کو سزا کلکتہ - ۱۰ اپریل ڈاکٹر سید محمود سکرٹری مرکزی خلافت کمیٹی کے خلاف یہ جرم ثابت ہو گیا۔ کہ اس نے گورنمنٹ ہند کو قابل تحقیر ثابت کرنے کے لئے کوشش کی۔ مظفرپور - ۱۰ اپریل آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے احاطہ جیل کے اندر فیصلہ دیا۔ اور ڈاکٹر محمود کو ۶ ماہ قید بامشقت کی سزا دیدی۔ اور حکم دیا کہ ان سے سیاسی مجرم کا سا سلوک کیا جائے۔

حکومت پنجاب کے دفاتر پنجاب سول سکرٹریٹ کے دفاتر ۱۰ مئی کو بعد دوپہر لاہور میں بند ہوں گے۔ اور ۱۵ تاریخ کو قبل دوپہر کے شملہ میں کھلینگے۔ سوائے خفیہ خط و کتابت کے تمام معمولی خط و کتابت حسب معمول لاہور کے پتہ سے کی جائے۔

غیر ممالک کی خبریں

عسکی شہر پر ترکی حملہ لنڈن - ۹ اپریل - ایک یونانی اعلان مظہر ہے کہ ایک ترکی پلٹن نے ۸ اپریل کو عسکی شہر کے جنوب مغرب کے قریب حملہ کیا۔ مگر متعدد آدمی قتل کرا کے واپس آگئے

یونانی فوج کا اجتماع سمرنا - ۹ اپریل - افیوم قرہ حصار کے محاذ پر یونانی افواج کا اجتماع جاری ہے۔ خبر ہے کہ کمالیین کے جس حملہ کا خیال تھا۔ اس سے قطع نظر یونانی فوجی افسران کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ہنگامی صلح کے اعلان ہونے سے قبل ایشیائے کوچک میں بکثرت کمک پہنچ جائے۔

ہوائی جہازوں کی ٹکر پیرس - ۷ اپریل - برطانی ڈاک کا ہوائی جہاز جو کرائیڈن سے پیرس جا رہا تھا۔ اور فرانسیسی ہوائی جہاز جو لابورگٹ سے لندن جا رہا تھا۔ گرینڈ ویلیرز کے قریب باہم ٹکرا گئے اور جلکر خاکستر ہو گئے۔ فرانسیسی جہاز کا جہاز ران اور تین مسافر اور برطانی جہاز ران ہلاک ہوئے۔

باب عالی کا اتحادیوں کو جواب قسطنطنیہ - ۹ اپریل - اتحادی تجاویز کا باب عالی نے جو جواب دیا ہے۔ وہ مظہر ہے۔ کہ ترک تین ہفتہ کے اندر صلح کے لئے گفت و شنید کرنے کے لئے نمائندے بھیجنے کیلئے تیار ہیں۔ باب عالی نے افسوس ظاہر کیا ہے۔ کہ بعض مقامی اسباب کی بنا پر وہ اس امر کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ کہ کانفرنس قسطنطنیہ میں منعقد ہو۔ اور اتحادیوں سے کہا ہے۔ کہ وہ مغربی یورپ میں کوئی شہر تجویز کر لیں۔

لندن میں افغانی سفارت لندن - ۸ اپریل - جدید افغانی سفارتخانہ کے آغاز کے وقت معمولی مراسم ادا کی گئیں۔

سردار عبد الہادی خان علالت کی وجہ سے موجود نہ تھے۔ ان کی بجائے جناب قیوم خاں نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ عمارت پر افغانی پرچم اڑایا گیا۔

بے تار ٹیلیفون میں جدت ٹائمز کا وقائع نگار متعینہ نیویارک لکھتا ہے کہ ممالک متحدہ امریکہ میں ٹیلیفون کمپنی اور ریڈیو کارپوریشن کے تجربات سے بے تار کا ٹیلیفون دریافت ہوا ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے اب بالکل ممکن ہو گیا ہے۔ کہ بعض دوست گھر بیٹھکر اپنے دیگر دوستوں سے جو خواہ سفر میں ہوں یا سفر میں بات کیا کریں گے۔ کل مسٹر میتھر صدر ٹیلیفون کمپنی نے اپنے گھر والوں سے جو نیویارک سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے "امریکہ" نامی دخانی جہاز کے کپتان اور متعدد مسافروں کے ساتھ جو چار سو میل کے فاصلہ پر تھے خوب گفتگو کی۔

اڑنے والی بائیسکل مسٹر سڈنی ایولنس نے آلہ پرواز کی طرح اڑنے والی بائیسکل ایجاد کی ہے۔ جس میں بازو وغیرہ بھی لگے ہوئے ہیں۔ اڑنے والی بائیسکل کے چلانے میں خود قوت صرف کرنی پڑتی ہے۔ موجد کا دعویٰ ہے کہ صرف ہینڈل چلاتے رہنے سے بائیسکل پچیس میل فی گھنٹہ کا ہوائی سفر طے کر سکتی ہے۔

یونانی سمرنا کو نہیں چھوڑنا چاہتے سمرنا - ۱۰ اپریل - یونانیوں کی ایشیا کوچک کی قومی ڈیفنس کمیٹی نے جس میں دینی زعماء کے علاوہ حکومت کے افسر اور یونانی گرجا کے پادری ساکنان قسطنطنیہ اور یونانی امراء شامل ہیں۔ اس کوشش میں مصروف ہے کہ خواہ کچھ ہو سمرنا کو ہرگز خالی نہ کیا جائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ فوج کی بھی معقول فیصدی تعداد اس مقصد کی حامی ہے کمیٹی کے پاس فنڈ کافی ہے۔ اور اس نے ایشیا کوچک کے تمام یونانیوں کے نام اپیل شائع کی ہے کہ اپنے وطن کے لئے جنگ کریں۔ اور ترکوں کی حکومت کا جوا اپنے کندھوں پر نہ رکھنے دیں۔

فلسطین کے تیل کا ٹھیکہ لنڈن - ۸ اپریل - واشنگٹن کا ایک تار مظہر ہے کہ برطانیہ نے اسٹینڈرڈ آئیل کمپنی کو فلسطین میں تیل نکالنے کے حقوق دیدئے ہیں۔

افغانی سفیر ماسکو میں جناب غلام نبی خان سفیر افغانستان نامزد ماسکو میں وارد ہوئے۔ سلطنت روس کی طرف سے ان کا

باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا۔